بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 74

شمارہ 33

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ

سالانہ 850 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈیا

80 ڈالرامریکن

یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

19 صفر 1447 ہجری قمری ✿ 14 ظہور 1404 ہجری شمسی ✿ 14 اگست 2025ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

(سورۃ البقرۃ:202)

ترجمہ: اور اُنہی میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حَسَنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حَسَنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 08 اگست 2025 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تین آدمی ہیں جنسے اللہ بات نہیں کریگا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ہیں جنسے اللہ بات نہیں کریگا اور نہ انکی طرف دیکھے گا اور نہ انکو پاک کریگا اور انہیں دردناک عذاب ہوگا: ایک وہ شخص جسکے پاس ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور وہ اس سے مسافروں کو محروم کرتا ہے اور وہ شخص جسنے کسی شخص کی بیعت کی اور صرف دنیا ہی کی خاطر بیعت کی۔ اگر اسنے اسکو جو وہ چاہتا ہے دیدیا تو اسکا وفادار رہا ورنہ اُسنے وفاداری نہ کی اور وہ شخص جسنے عصر کے بعد کسی شخص سے کسی سامان کا بھاؤ کیا اور اللہ کی قسم کھائی کہ اس چیز کا اتنا معاوضہ ملتا تھا اور لینے والا اس چیز کو لے لے۔

تشریح: حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں: عصر کا وقت جو مقرر کیا گیا ہے اسکا زیادہ تر تعلق نفسیات سے ہے۔ زوال کا وقت جھوٹ اور اسکے بدعواقب سے معنوی مناسبت رکھتا ہے۔ قادیان میں ایک چوری کے الزام میں لالہ رام چند صاحب تھانیدار نے ملزمین کو مہلت دی اور مجھ سے بحیثیت ناظر اُمور عامہ امداد طلب کی۔ میں نے مولوی نذیر احمد صاحب کارکن نظارت اُمور عامہ سے کہا کہ رات کے بارہ بجے میرے مکان پر مشتبہین کو لے آئیں اور ایک بڑی طاقت کا بلب بھی بہم پہنچایا جائے۔ رات تاریک تھی۔ دراصل ملزم جو شدومد سے الزام کا انکار کرتے تھے، رات کی تاریکی اور یکدم روشنی سے ایسے متاثر ہوئے کہ اپنے جرم کا اقرار کرلیا اور مسروقہ زیورات بھی پیش کردیئے، جس پر تھانیدار نے چالان مکمل کیا۔ غرض حلف کیلئے نماز عصر کے بعد کی تخصیص اسی حکمت پر مبنی ہے کہ وقت اور مقام کا تعلق نفسیات سے ہے۔ ☆☆☆

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 25 جولائی 2025 (مکمل متن)

59 ویں جلسہ سالانہ یو.کے 2025ء کی مختصر رپورٹ

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

تذکارِ مہدیؑ (روایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

پیغام حضور انور بر موقعہ 50 واں جلسہ سالانہ فجی 2024ء

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال وجواب

نماز جنازہ حاضر وغائب، وصایا، نکاح و اعلانات

’’انشاء اللہ اذان ہوگی اور خوب ہوگی‘‘

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہر چیز کا ستون ہوتا ہے، زندگی اور صحت کا ستون خدا تعالیٰ کا فضل ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

صوم رمضان

فرمایا: رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔

فرمایا۔ ’’میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کے نزول کے دن ہیں۔‘‘

سادگی

’’یاد رکھو بچوں کی سی سادگی جب تک نہ ہو اُس وقت تک انسان نبیوں کا مذہب اختیار نہیں کرسکتا ہے۔‘‘

زندگی کا ستون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت کچھ علیل تھی۔ فرمایا:

’’ہر چیز کا ستون ہوتا ہے۔ زندگی اور صحت کا ستون خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔‘‘

ایک شخص نے سنایا کہ مشہور کتب فروشوں کے پاس دور دور سے آپ کی کتابوں کی مانگ آتی ہے۔ فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ نے جو ہوا چلائی ہے۔ لوگ اپنی اپنی جگہ تحقیقات میں لگے ہوئے ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 83 تا 84، ایڈیشن 2018، قادیان)

انسان کو چاہیئے کہ وہ ہر قسم کے لغو کاموں سے بچے ورنہ اسکی روحانی پیدائش تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ المومنون آیت 13 تا 17 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فرماتا ہے کہ جس طرح یہ سات رُوحانی پیدائش کے مدارج ہیں اسی طرح تمہاری جسمانی پیدائش کے بھی مختلف مدارج ہیں۔ سب سے پہلے ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کرتے ہیں یعنی اس غذا سے جو مٹی سے نکلتی ہے جیسے نباتات، حیوانات اور جمادات وغیرہ یہی حال عالمِ روحانیات کا بھی ہے۔ یعنی جس طرح نطفہ ان غذاؤں کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے جو زمین سے حاصل ہوتی ہیں اسی طرح روحانیت کا بیج بھی اس وقت تک پیدا نہیں ہوسکتا جب تک انسان کے اندر خشوع وخضوع اور فروتنی کی حالت پیدا نہ ہو اور کِبر اور غرور کا مادہ اُس کے اندر سے نہ نکل جائے۔ پھر جب انسان اس غذا کو کھاتا ہے جو مٹی میں سے نکلتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے نطفہ بنا کر ایک ٹھہرنے والی جگہ پر رکھ دیتا ہے جو جسمانی پیدائش کا دوسرا درجہ ہے۔ روحانی پیدائش میں اس کے مقابل پر وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ کو رکھا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جس طرح نطفہ کی حفاظت کیلئے مختلف قسم کی احتیاطوں کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ اُس کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح روحانیت کا بیج بھی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان ہر قسم کے لغو کاموں سے بچے ورنہ انسان کی روحانی پیدائش تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی۔ پھر تیسرا درجہ یہ بتایا کہ ہم نطفہ کو علقہ بنا دیتے ہیں یعنی وہ ایک جمے ہوئے لہو کی طرح ہو جاتا ہے۔ رُوحانی درجات میں اس کے مقابل پر وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فَاعِلُوۡنَ کو رکھا گیا ہے۔ یعنی جس طرح نطفہ علقہ بن جاتا ہے اور رحم سے چمٹ جاتا ہے اسی طرح روحانی ترقی کرنے والا انسان ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ بنی نوع انسان کی محبت اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور وہ بنی نوع انسان کی ترقی کیلئے اپنے اموال خرچ کرنے لگ جاتا ہے۔ پھر چوتھا درجہ انسانی پیدائش کا یہ بیان فرمایا کہ جما ہوا لہو ایک بوٹی کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یعنی خون کے لوتھڑے میں جو گندگی پائی جاتی ہے وہ اس سے بچ جاتا ہے اس کے مقابلہ میں وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ کو رکھا گیا ہے۔ یعنی وہ اپنے تمام سوراخوں کی حفاظت کرنے لگ جاتا ہے اور اب اس کا وجود ایک مستقل وجود بن جاتا ہے جو گندگی سے اپنے آپ کو اپنے ارادہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر پانچواں درجہ یہ بتایا کہ بوٹی کے بعد ہڈی جسم میں بننی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں رُوحانی درجہ یہ بتایا کہ وہ امانتوں اور عہدوں کی پابندی کرتے ہیں یعنی اُن میں ایسی روحانی سختی پیدا ہو جاتی ہے کہ خواہ انکے پاس کوئی دشمن امانت رکھوائے یا کوئی مخالف قوم انکے ساتھ معاہدہ کرے وہ اس کی پابندی کرتے ہیں۔ کسی قسم کا لالچ یا کمزوری اُن میں پیدا نہیں ہوتی۔ گویا ہر شخص جانتا ہے کہ وہ موقع پر پھر نہیں جائیں گے بلکہ بات کے پکے رہیں گے۔ جسمانی پیدائش کا چھٹا درجہ یہ بتایا کہ ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا جاتا ہے۔ اسکے مقابلہ میں روحانی درجہ یہ بیان کیا کہ وہ اپنی اور اپنی قوم کی نمازوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ یعنی جس طرح چمڑے کے چڑھ جانے کے بعد بچہ بہت حد تک ضائع ہو جانے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو اپنی قوم میں خدا تعالیٰ کی عبادت کو قائم رکھتے ہیں وہ نہ صرف ذاتی طور پر محفوظ ہو جاتے ہیں بلکہ قومی طور پر بھی محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اور بوجہ قوم کے نیک ہو جانے کے وہ بیرونی اثرات سے بھی اُسی طرح محفوظ ہو جاتے ہیں جیسے چمڑے والا انسان بیرونی اثرات سے محفوظ ہوتا ہے۔

جسمانی پیدائش میں ساتواں درجہ یہ بیان فرمایا کہ جب ہڈیوں پر گوشت اور چمڑہ مڑھ دیا جاتا ہے تو ہم اُن کو ایک دوسری پیدائش دے دیتے ہیں۔ اور وہ پیدا ہو کر بشر بن جاتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں روحانی کمال کا یہ درجہ بیان فرمایا کہ وہ مر کر ایسے انعامات کے وارث ہوتے ہیں جو سب انعامات کا مجموعہ ہوتے ہیں یعنی جس طرح جسمانیات میں انسان تمام جانوروں کے کمالات کا مجموعہ ہے اسی طرح روحانی انسان مر کر تمام قسم کی نعمتوں کے مجموعہ کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جس طرح مادی انسان اپنی اور اپنی قوم کی حفاظت پر قادر ہو جاتا ہے روحانی انسان کی روحانی حفاظت کا اللہ تعالیٰ خود ذمہ اٹھا لیتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 138 تا 139، مطبوعہ قادیان 2010)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حدیقۃ المہدی میں 59 ویں جلسہ سالانہ یُو.کے کا کامیاب و بابرکت انعقاد، دُنیا بھر سے تقریباً پچاس ہزار عشاق احمدیت کی شمولیت

جو کامیابیاں آپ کو ملیں اس کو اپنی کسی مہارت پہ محمول نہ کریں، یہ نہ سمجھیں کہ آپ کی ذات سے، آپ کے کمال کی وجہ سے آپ کے علم کی وجہ سے، آپ کی محنت کی وجہ سے وہ کام ہوا ہے، ہمارے کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتے ہیں

کارکنان جلسہ کو حضور انور کی نصیحت مورخہ 24 جولائی 2025 بروز جمعرات بمقام جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی

ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ اس بات کو سمجھیں اور حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں، آپؑ کو مانا ہے تو آپؑ کی باتیں سنیں اُن پر غور کریں اور ان پر عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت سنواریں، اپنی اولادوں کی بھی حفاظت کریں اور دنیا کو بھی صراطِ مستقیم پر لانے کے لیے خود کوشش کریں اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ کی تو ہم بھی نام نہاد مسلمانوں کی طرح ہو جائیں گے

افتتاحی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 25 جولائی 2025 بروز جمعہ

آپ اپنی علمی، روحانی اور عملی ترقی میں اپنا کردار بڑھانے والی بنیں

اللہ تعالیٰ نے عورت کو اسلام کی تعلیم کے ذریعے جو مقام دیا ہے، اگر ہر عورت اُسے یاد رکھے اور اپنی ذمہ داریاں نبھانے والی ہو تو وہ نہ صرف اپنی زندگی میں انقلاب لانیوالی ہوگی بلکہ اپنی اولاد کی زندگیوں میں بھی انقلاب لانے والی ہوگی اور جماعت کے لیے ایک ایسا وجود بن جائے گی جس کا جماعت کی ترقی میں ایک اہم کردار ہوگا

اسلام کے خلاف آجکل اس بات کو بہت اُچھالا جاتا ہے کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق نہیں، یہ دجّالی چالیں ہیں، ان سے بچ کر رہنا چاہیے بعض عورتیں دنیاداروں کی باتیں سن کر متاثر ہو جاتی ہیں، تو اس چیز سے ہر لڑکی کو، ہر عورت کو بچنا چاہیے کیونکہ یہ دجّالی اور شیطانی چالیں ہیں، جو ہمیں دین سے دُور لے جانے کے لیے ہیں، جماعت میں فتنہ پیدا کرنے کے لیے ہیں اور گھروں میں فتنہ پیدا کرنے کے لیے ہیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب مورخہ 26 جولائی 2025 بروز ہفتہ

اس سال دنیا بھر میں 356 نئی جماعتوں کا قیام، 1569 نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ، 134 مساجد، 86 مشن ہاؤسز کا اضافہ، 78 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم، 85 ہزار 489 واقفین و واقفات نو، mta کے ذریعے 8 چینلز پر 24 گھنٹے کی نشریات، افریقہ کے 13 ممالک میں 40 ہسپتال اور کلینک، 13 ممالک میں 620 پرائمری سکول اور 9 ممالک میں 80 مڈل اسکول، 66 ممالک میں ہیومنٹی فرسٹ رجسٹرڈ، 111 ممالک سے 500 سے زائد اقوام سے 2 لاکھ 49 ہزار 408 افراد کی جماعت میں شمولیت ☆

اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور اُن کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا، کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا......وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اسکی شاخیں دُور دُور چلی گئیں اور اب ہزار ہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں

26 جولائی بروز ہفتہ حضور انور کا مردانہ جلسہ گاہ سے بعد دوپہر کا خطاب اور دوران سال جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا ایمان افروز تذکرہ

عمومی طور پر دنیا خدا سے دُور ہوتی جا رہی ہے، کیا اب بھی کسی مصلح کی ضرورت نہیں جو خدا کی طرف سے ہدایت پا کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائے؟ اگر اب بھی اُس مصلح نے نہیں آنا تو بھلا سوچو تو سہی کہ وہ کب آئے گا

اب مخالفین جتنی مرضی کوششیں کر لیں یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے پھیلتا ہی چلا جائے گا اور چلا جا رہا ہے

لیکن ساتھ ہی ہمیں بھی اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 27 جولائی 2025 بروز اتوار

اس سال جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا دو لاکھ انچاس ہزار چار سو آٹھ افراد کو جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی، مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق ملی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کی توفیق ملی، ایک سو گیارہ ممالک سے تقریباً پانچ سو سے زائد قوموں کے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے

عالمی بیعت کی تقریب سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بابرکت اعلان

حضور انور ایدہ اللہ کا

دوسرے روز کا بعد دوپہر کا خطاب

حضور انور برطانیہ کے وقت کے مطابق چار بج کر چار منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ مکرم مولانا فیروز عالم صاحب نے سورۃ الصّف کی آیات 7 تا 10 کی تلاوت کی اور تفسیر صغیر سے اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرم رانا محمود الحسن صاحب مربی سلسلہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ::

نِشاں کو دیکھ کر اِنکار کب تک پیش جائے گا

ارے اِک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آج کے دن اللہ تعالیٰ کے فضل جو جماعت احمدیہ پر دوران سال ہوئے ہیں ان کا مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ فرمایا:

نئی جماعتوں کا قیام اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں 356 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ ان کے علاوہ 1569 نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نئی مساجد کا قیام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو دورانِ سال عطا ہونے والی مساجد کی مجموعی تعداد 134 ہے۔ مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال 86 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ وقارِ عمل اِس سال 113 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 60 ہزار 629 وقارِ عمل ہوئے، جس میں احبابِ جماعت نے چار لاکھ چوالیس ہزار 880 گھنٹے کام کیا۔

اِس سال قرآنِ کریم ناظرہ اور انگریزی ترجمہ اَز حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کو رِی پرنٹ کروایا گیا۔ قاعدہ یسّرنا القرآن رِی پرنٹ ہوا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام، نزول المسیح، نور الحق حصّہ اوّل دوم، استفتاء، البلاغ اور پُرانی تحریریں، اِن کے انگریزی تراجم اِمسال طبع ہوئے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تصانیف چشمۂ توحید، حُریّتِ انسانی کا قائم کرنے والا رسولؐ کا بھی انگریزی ترجمہ ہوا ہے۔ اِس کے علاوہ بچوں کی کتابیں خلفائے راشدین اور دوسری اسلامی تاریخ کے بارے میں شائع ہوئی ہیں۔

قرآنِ کریم کا 78 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور یہ شائع ہو چکا ہے۔ صحیح بخاری معہ ترجمہ و شرح، جو حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا، اردو میں مرتّب کیا ہوا، اُس کی پہلی جِلد کا انگریزی میں ترجمہ ہو گیا ہے اور بُک سٹال میں موجود بھی ہے۔

86 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دورانِ سال 374 مختلف کُتب، پمفلٹ اور فولڈرز وغیرہ 48 زبانوں میں 18 لاکھ 51 ہزار کی تعداد میں طبع ہوئے۔ قرآنِ کریم کے مختلف زبانوں میں نئے ریوائزڈ ایڈیشن طبع ہوئے۔ اِسی طرح بعض نئے ایڈیشنز میں سورتوں کے تعارف کے ساتھ اور منتخب آیات کے تفسیری نوٹس وغیرہ بھی شائع ہوئے اور اِس میں بھی تقریباً پندرہ مختلف تراجم اور تفاسیر ہیں۔

نظارت نشر و اشاعت قادیان کی رپورٹ ہے کہ قرآنِ شریف اِنہوں نے انڈیا کی چودہ زبانوں میں شائع کیا ہے۔ اِسی طرح میر اسحٰق صاحبؓ والا جو قرآنِ کریم ہے اردو ترجمے کے ساتھ، اِس کو اِنہوں نے منظور فونٹ کے ساتھ تیار کروایا ہے۔ اِسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کُتب کے مختلف زبانوں میں جو تراجم ہیں، اِن میں جرمن زبان میں 9 تراجم شائع ہوئے،

انگریزی اور سواحیلی زبان میں چھ چھ کُتب کے، ہندی، اُڑیہ اور پنجابی زبان میں چار چار کُتب کے، بنگلہ اور انڈونیشین میں تین تین، فارسی اور رشین میں دو دو کُتب شائع ہوئی ہیں۔

وکالتِ اشاعت ترسیل کے مطابق 48 مما لک کو 38 زبانوں میں تقریباً پونے دو لاکھ کی تعداد میں کُتب بھجوائی گئیں۔مختلف مما لک میں بھی مقامی طور پر جماعتی رسالوں کی اشاعت ہورہی ہے۔جماعتی رسالوں کے ذریعے فری لٹریچر کی تقسیم جو ہے، 5 ہزار 725 مختلف عناوین کی کُتب، فولڈر، 31 لاکھ 40 ہزار سے زیادہ کی تعداد میں تقسیم کیا گیا، اِس طرح 66 لاکھ سے زائد افراد تک پیغام اِس ذریعے سے پہنچا۔

جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا قیام ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس میں اضافہ ہورہا ہے۔ بُک سٹال لگائے گئے، بُک فیئرز لگائے گئے، تقریباً 98 مما لک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 12/ہزار نمائشوں کا انعقاد کیا گیا۔1753 سے زائد قرآنِ کریم کے تراجم تحفۃً مہمانوں کو دیے گئے۔500 بُک سٹال اور بُک فیئرز کے ذریعے لاکھوں کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔عربی ڈیسک کے تحت اب تک شائع ہونے والی عربی کُتب اور پمفلٹ کی تعداد 192 ہے۔ اِس سال چار نئی کُتب چھپی ہیں۔ مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین، الکفر ملۃ واحدہ کا نظرِ ثانی شدہ ترجمہ، فضائل القرآن اور دعوۃ الامیر شامل ہیں۔ اِسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کچھ کُتب شائع ہوئی ہیں۔

نئی ڈیجیٹل لائبریری میں اُردو اور انگریزی کی 1500 کُتب کے سرچ انجن کا اجرا کیا گیا ہے۔ روحانی خزائن کی پچاس کُتب کی فہرست مضامین کا انگریزی ترجمہ، کُتب کے ساتھ کراس ریفرنس کا اضافہ کیا گیا ہے۔ روحانی خزائن عربی کا نئی ڈیجیٹل لائبریری میں اضافہ کیا گیا ہے۔ 31 انگریزی اِی بُکس الاسلام ویب سائٹ پر ڈالی گئی ہیں، اِس طرح اب اِن کی کُل تعداد 221 ہوگئی ہے۔ اور مزید بھی اللہ کے فضل سے کام کر رہے ہیں۔ مرکزی شعبہ آئی ٹی یہ لوگ بھی اچھا کام کر رہے ہیں، 35 مرکزی شعبہ جات کو آئی ٹی سروس مہیا کر رہا ہے۔

تحریک وقفِ نَو اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفینِ نَو کی کُل تعداد 85 ہزار 489 ہے، 49 ہزار 668 لڑکے اور 35 ہزار 621 لڑکیاں ہیں۔ اِس سال 3 ہزار 274 درخواستیں موصول ہوئی تھیں، جن پر کارروائی ہو رہی ہے یا منظوریاں بھجوائی گئی ہیں۔ 15 سال سے زائد عمر کے واقفینِ نَو کی تعداد 44 ہزار 670 ہے اور اِس میں مختلف شعبوں میں، یونیورسٹیوں میں، اسکولوں میں واقفینِ نَو بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سہ ماہی رسالہ اسماعیل اور مریم جاری ہے۔انڈیا، انڈونیشیا، جرمنی اور بنگلہ دیش میں یہ رسالے یوکے کے علاوہ شائع ہو رہے ہیں۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم جو ہے، اِس میں 109 مما لک میں 80 لاکھ سولہ ہزار سے زائد لیف لیٹس تقسیم ہوئے۔ دو کروڑ 55 لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ یوکے نمبر ایک ہے، اِس میں 14 لاکھ 91 ہزار، پھر جرمنی میں 14 لاکھ 85 ہزار تقسیم ہوئے، پھر فرانس ہے، ہالینڈ ہے، بیلجیم ہے، ڈنمارک، پرتگال ہے، سویڈن ہے، آسٹریا ہے۔ افریقہ کے بعض مما لک ہیں۔ امریکہ، کینیڈا اور امریکن بلاک کے دیگر ملک ہیں، اِنہوں نے بھی 12 لاکھ 88 ہزار سے زائد لیف لیٹس تقسیم کیے۔ آسٹریلیا، نیوزی لینڈ فار ایسٹ کے مما لک میں 8 لاکھ سے زائد تقسیم ہوئے۔ انڈیا، بنگلہ دیش، جاپان اور دیگر ایشیائی مما لک میں 3 لاکھ سے زائد۔

شعبہ مخزنِ تصاویر کے تحت بھی اچھا کام ہو رہا ہے، اِنہوں نے تاریخی تصویری تاریخ کافی جمع کر لی ہے۔احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سینٹر بھی کام کر رہا ہے، کافی ریکارڈ اِنہوں نے جماعت کا محفوظ کر لیا ہے اور اب اچھا اِن کے پاس مواد جمع ہو گیا ہے۔الفضل انٹرنیشنل کو اِس سال 310 شمارے شائع کرنے کی توفیق ملی، اِس میں میرے 52 خُطبات اور 14 خطابات شامل ہیں، جو اِنہوں نے شائع کیے۔ بچوں کے اخبار کی کمی پوری کرنے کے لیے بچوں کا الفضل بھی اب شائع کیا جاتا ہے۔ اِن کی رپورٹ یہ ہے کہ الفضل کی ویب سائٹ، ٹوئٹر اور فیس بُک وغیرہ کے ذریعے 3 کروڑ 48 لاکھ سے زائد لوگوں تک الفضل کے ذریعے پیغام پہنچا ہے۔الحکم انگریزی میں اخبار ہے، اِس کی ویب سائٹ پر آنے والے قارئین کی تعداد 10 لاکھ رہی ہے، اِس میں غیر اَز جماعت بھی شامل ہیں، اِنہیں معلومات مہیا کی جاتی ہیں۔ اور اِس سال یومِ خلافت اور فلسطین کے متعلق الحکم پر شائع کیے جانے والے مضامین لوگوں کی توجہ کا مرکز رہے۔ فلسطین پر ایک مضمون ڈیڑھ لاکھ دفعہ پڑھا گیا۔

ریویو آف ریلیجنز جس کا اجرا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا، اِس رسالے کو اب 123 سال ہو چکے ہیں اور اِس کی ڈیجیٹل سبسکرپشن شروع کی گئی ہے۔ سوشل میڈیا پر اِس کی کافی پذیرائی ہے۔ اور 200 سے زائد مما لک میں کئی ملین افراد تک اِس کی رسائی ہے۔

پریس اینڈ میڈیا آفس ہے، یہ لوگ بھی اچھا کام کر رہے ہیں، اِنہوں نے اِس سال 190 خبریں اور مضامین شائع کروائے، اِس ذریعے سے 30 ملین افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے سولہ ڈیپارٹمنٹ ہیں، یہاں 555 کارکنان رات دن خدمت سرانجام دے رہے ہیں، اِن میں سے 299 مرد اور 176 خواتین والنٹیئر کام کرنے والے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعے سے 8 چینلز پر 24 گھنٹے کی نشریات جاری ہیں۔ جن کو آپ جب ایم ٹی اے کی ایپ کھولتے ہیں تو وہاں آپ کو نظر آجاتا ہے۔ یہ چینلز 11/سیٹلائٹس کے ذریعے دنیا کے تمام کناروں تک پیغام پہنچا رہے ہیں۔ مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے 13 مما لک میں 40 ہسپتال اور کلینک قائم ہیں۔ 36 مرکزی ڈاکٹرز، 53 مقامی ڈاکٹرز، 74 وزیٹنگ ڈاکٹرز خدمت کر رہے ہیں۔ گذشتہ سال پانچ لاکھ مریضوں کو علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی گئی۔ اسی طرح 13 مما لک میں 620 پرائمری سکول اور 9 مما لک میں 80 مڈل سکول کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا رزلٹ ہے ان سکولوں کا۔

یہاں یوکے میں بھی نصرت جہاں بورڈ کا قیام کر دیا گیا ہے جو سارے جائزے لے کر یہاں سے مشینری وغیرہ ہسپتالوں کے لیے غریب مما لک میں بھجواتے ہیں۔ پھر 40 مما لک میں 2530 فری میڈیکل کیمپ منعقد ہوئے جن کے ذریعے دو لاکھ انسٹھ ہزار سے زائد مریضوں کو مفت ادویہ تقسیم کی گئیں۔ آنکھوں کے مفت آپریشن کیے گئے۔ اب تک 23 ہزار سے زائد افراد کے مفت آپریشن ہو چکے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ اب 66 مما لک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔اس کے تحت دورانِ سال 8 لاکھ 82 ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا۔ بینن اور ٹوگو میں موبائل آئی کلینک کام کر رہے ہیں۔ 27/مختلف مما لک میں جہاں جنگی حالات یا قدرتی آفات ہیں وہاں ایک لاکھ بیاسی ہزار افراد کی امداد کی گئی۔ غزہ جنگ کے متاثرین کے لیے ہیومنٹی فرسٹ کی ٹیم گذشتہ اکیس ماہ سے خدمت میں مصروف ہے۔ اب تک پانچ لاکھ سے زائد فلسطینیوں کی امداد کی گئی ہے۔ ہیومنٹی فرسٹ کے تحت 100 سکول قائم ہیں جن میں ووکیشنل سکول بھی شامل ہیں۔ اسی طرح قربانی کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، پانی کے لیے سہولت مہیا کی جاتی ہے۔

رابطہ نومبائعین دورانِ سال 75 مما لک میں کُل 32 ہزار 627 نومبائعین سے رابطہ بحال ہوا۔ ان میں زیادہ تر افریقہ کے مما لک ہیں۔ نومبائعین کے لیے تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد بھی کیا جا رہا ہے۔ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے والے 1281 اماموں کو بھی ٹریننگ دی گئی۔ نئی بیعتوں کی تعداد اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک بیعتوں کی تعداد 2 لاکھ 49 ہزار 408 ہے۔ جس میں گذشتہ سال کی نسبت باوجود نامساعد حالات، تقریباً دس ہزار کا اضافہ ہے۔ 111 مما لک سے تقریباً 500 سے زائد اقوام احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ سب سے زیادہ بیعتیں کانگو برازاویل میں ہوئی ہیں، پھر نائیجیریا اور اس کے بعد گنی بساؤ ہے۔ ایشیا میں سب سے زیادہ بیعتیں بھارت میں ہوئی ہیں، پھر انڈونیشیا اور بنگلہ دیش ہیں۔ عرب مما لک میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں ہو رہی ہیں جس میں شام، کبابیر اور اردن قابلِ ذکر ہیں۔

اسکے بعد حضور انور نے ایسے واقعات بیان فرمائے جس کی وجہ سے لوگوں کا احمدیت کی طرف رجحان ہوا، بیعتوں ہوئیں اور بعض ایسے واقعات بھی بیان فرمائے جن میں مخالفین کے انجام کا ذکر تھا۔ مزید براں حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے حوالے سے بعض تاثرات بیان فرمائے۔ اسی طرح حضور انور نے بک فیئرز اور نمائشوں کے مثبت اثرات، ایم ٹی اے کا مثبت اثر، قبولیت دعا کے واقعات کے بارے میں بیان فرمایا۔ نیز حضور انور نے غرباء اور ضرورت مندوں سے اچھے تاثرات کے بارے میں بھی فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: گذشتہ دنوں مایوٹ میں طوفان اور زلزلہ آیا تھا۔ یہاں سے امداد بھی ہم نے بھیجی۔ ہیومینٹی فرسٹ اور جرمنی سے بھی لوگ گئے۔ فون کر کے مشنری انچارج سے بات کی۔ تو اس بات پر عیسائی مشنری بڑے حیران تھے کہ ہمارے ہاں چرچ تو پوچھتا نہیں۔ ہمارے ہاں تباہی پر تمہارے خلیفہ کو بڑا فکر ہے اور فون کر کے پوچھ رہا ہے۔ اس سے بڑا اثر ہوا ہے۔ اور لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف ہو رہی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اور اب یہ لوگ خود سوچ لیں کہ اس سلسلہ کے برباد کرنے کے لئے کس قدر انہوں نے زور لگائے اور کیا کچھ ہزار جان کاہی کے ساتھ ہر ایک قسم کے مکر کیے...... پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور اُن کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔ پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحہ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پُھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دُور دُور چلی گئیں اور اب وہ درخت اِس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزارہا پرند اس پر آرام کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ آئندہ بھی جماعت کی خدمت کرتے چلے جائیں۔ اپنے نیک نمونے قائم کریں اور ہر احمدی کا ایک نمونہ بھی ایک خاموش تبلیغ ہے۔ اس لیے ہر احمدی کو اپنی حالتوں کے بدلنے کی طرف توجہ دینی چاہیے تا کہ اسلام احمدیت کا جھنڈا جلد از جلد دنیا میں پھیلائیں۔ جزاک اللہ۔ حضور انور نے آخر پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ عنایت فرمایا اور پنڈال سے باہر تشریف لے گئے۔

مورخہ 27 جولائی 2025

برطانیہ کے وقت کے مطابق صبح 10 بجے مکرم ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم محمود وردی صاحب مبلغ سلسلہ نے سورۃ المؤمن کی آیات 8 تا 10 کی تلاوت کی اور بعدہٗ ترجمہ پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم حفیظ احمد صاحب نے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام :

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تُو شفا مجھے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب (سابق امیر جماعت احمدیہ برطانیہ، وچیئرمین انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی برطانیہ) نے اردو زبان میں کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''خلافت کے زیرِ سایہ ہمدردی اور اخوت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں۔'' اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے ''عصر حاضر میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت'' کے موضوع پر کی۔ آپ کی تقریر انگریزی زبان میں ہوئی۔ اس کے بعد مکرم طاہر خالد صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا منظوم کلام :

اک رات مفاسد کی وہ تیرہ و تار آئی
جو نور کی ہر مشعل ظلمات پہ وار آئی

بڑی خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر ''بین المذاہب ہم آہنگی کے قیام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مبارک اسوہ'' کے موضوع پر مکرم ہادی علی چودھری صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

چوتھی تقریر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے ''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں دُنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی ترقیات'' کے موضوع پر انگریزی زبان میں کی۔

برطانیہ کے وقت کے مطابق تقریباً ایک بجے عالمی بیعت کی پروقار و بابرکت تقریب منعقد ہوئی۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت کوٹ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ حضور انور نے پہلے انگریزی میں بیعت کے الفاظ دوہرائے بعدہٗ اردو میں دہرائے۔ بیعت کے الفاظ کا گیارہ زبانوں میں رواں ترجمہ ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اس موقع پر انتہائی رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ بیعت سے قبل حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

''ابھی انشاء اللہ بیعت کی کارروائی ہوگی اس سال جیسا کہ مَیں نے کل بتایا تھا دو لاکھ اُنچاس ہزار چارسو آٹھ افراد کو جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ مسیح

موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق ملی۔ آنحضرت ﷺ کے حکم پر عمل کرنے کی توفیق ملی۔ ایک سو گیارہ ممالک سے تقریباً پانچ سو سے زائد قوموں کے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔‘‘

اختتامی خطاب 27 جولائی بعد دوپہر

اختتامی اجلاس سے قبل مکرم رفیق احمد حیات صاحب کی زیر صدارت مہمانان کرام نے اپنے پیغامات و تاثرات پیش کئے۔ نیز ویڈیو پیغامات بھی اسکرین پر دکھائے گئے جن میں پرائم منسٹر یوکے، کنگ چارلس III یوکے، پریزیڈنٹ گھانا کے پیغامات بھی شامل تھے۔ اسی دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسٹیج پر تشریف لائے اور کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے گزشتہ سال 2024 میں احمدیہ امن انعام حاصل کرنے والی شخصیت ’’نِکولوگووونی‘‘ کے متعلق بتایا بعدہٗ نکولوگووونی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنا پیس پرائز حاصل کیا۔ بعدہٗ مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے سال 2025 کے لئے احمدیہ پیس پرائز حاصل کرنے والے حقدار کے نام کا اعلان فرمایا جو کہ افریقہ کے Gregoire Ahongbonon ہیں۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم احسان احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے سورۃ الحشر کی آیات 19 تا 25 کی تلاوت کی اور ان آیات کا ترجمہ پیش کیا۔ بعدہٗ فرج عودہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ بڑی ہی خوش الحانی سے پیش فرمایا جس کا اردو ترجمہ مکرم وسیم احمد فضل صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مرتضیٰ منان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام :

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں، دین محمد سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم ندیم الرحمٰن صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ یوکے نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کے نام پڑھ کر سنائے۔ برطانیہ وقت کے مطابق تین بج کر ستاون منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا :

آج کل کے نام نہاد علماء حضرت اقدس مسیح موعودؑ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپؑ نے نعوذ باللہ مسیح اور مہدی کا دعویٰ کر کے آنحضرت ﷺ کی توہین کی ہے۔ یہ ایک ایسا جھوٹا الزام ہے کہ جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اگر ان لوگوں میں تھوڑی سی بھی شرم و حیا ہو تو یہ حضرت مسیح موعودؑ کا لٹریچر پڑھیں، اور دیکھیں کہ آپؑ نے کیا فرمایا ہے اور پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ اس حوالے سے کیا راہنمائی فرماتے ہیں۔ حضورؑ کا تو اعلان یہ ہے کہ مَیں نے جو کچھ بھی پایا ہے وہ آنحضور ﷺ کی برکت سے پایا ہے اور میرا دعویٰ تو عین آنحضور ﷺ اور قرآن کریم کی پیش گوئیوں کے مطابق ہے۔ حضورؑ نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ تم مجھے جھوٹا اور دکان داری چمکانے والا کہتے ہو بتاؤ تو سہی کہ کیا مسلمانوں کی یہ حالت نہیں کہ اِن میں ہر طرح کا بگاڑ پیدا ہو چکا ہے، مخالف ہر طرف سے حملے کر رہا ہے اور مسلمانوں کی عملی حالت انتہائی کمزور ہے۔ عمومی طور پر دنیا خدا سے دُور ہوتی جا رہی ہے، کیا اب بھی کسی مصلح کی ضرورت نہیں جو خدا کی طرف سے ہدایت پا کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائے؟ اگر اب بھی اُس مصلح نے نہیں آنا تو بھلا سوچو تو سہی کہ وہ کب آئے گا۔

آپؑ نے وضاحت فرمائی کہ یہ وہی زمانہ ہے جس میں یہ حالات ظاہر ہو رہے ہیں اور یہ زمانہ ایک مصلح کو پکار پکار کر بلا رہا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ جب آپؑ نے اپنا دعویٰ پیش فرمایا اُس دور میں غیر مذاہب بالخصوص عیسائیت کی طرف سے ایسے تابڑ توڑ حملے ہو رہے تھے کہ کئی لاکھ مسلمان صرف ہندوستان میں اسلام کو چھوڑ کر عیسائی ہو گئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج بھی یہ حملے ہو رہے ہیں گو بعض جگہوں پر طریقے بدل گئے ہیں مگر افریقہ وغیرہ ممالک میں اب بھی اسی طرح حملے ہو رہے ہیں اور لوگوں کو اسلام سے دُور کیا جا رہا ہے، باقی جگہوں پر بھی ایسی کوششیں ہوتی رہتی ہیں جن سے لوگ مذہب سے دُور ہو رہے ہیں، اسلام کو چھوڑ رہے ہیں یا برائے نام ہی مسلمان ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیڈروں یا علماء کو اس طرف کوئی توجہ نہیں، نہ ہی امیر ممالک جہاں تیل کی دولت ہے انہیں کوئی پروا ہے اور نہ اُن ممالک کے لیڈروں کو کوئی فکر ہے جہاں دولت کم ہے۔ حالت یہ ہے کہ مسلمان مسلمان کو مار رہا ہے اور اسی لیے غیروں کو جرأت ہو رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف کارروائیاں کر سکیں۔ مسلمانوں کی اگر کسی کو فکر تھی تو وہ اُس مصلح اور امام کو تھی جسے خدا نے مسلمانوں کی راہنمائی کے لیے بھیجا اور اُس نے یہ فکر اپنی جماعت میں منتقل کی۔ مگر افسوس! کہ یہ اُس امام کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی دَور کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں اے مسلمانو! جو اولوالعزم مومنوں کے آثارِ باقیہ اور نیک لوگوں کی ذریت ہو انکار اور بدظنّی کی طرف جلدی نہ کرو اور اِس خوفناک وبا سے ڈرو جو تمہارے گِرد پھیل رہی ہے اور بے شمار لوگ اس کے دامِ فریب میں آ گئے ہیں۔ تم دیکھتے ہو کہ کس قدر زور سے دینِ اسلام کو مٹانے کے لیے کوشش ہو رہی ہے۔ کیا تم پر یہ حق نہیں کہ تم بھی کوشش کرو۔ اسلام انسان کی طرف سے نہیں کہ انسانی کوششوں سے برباد ہو سکے مگر افسوس اُن پر ہے جو اس کی بیخ کنی کے درپے ہیں، اور پھر دوسرا افسوس اُن پر ہے جو اپنی عورتوں اور اپنے بچوں اور اپنے نفس کی عیاشیوں کے لیے تو اُن کے پاس سب کچھ ہے مگر اسلام کے حصّے کا اُن کی جیب میں کچھ بھی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا مغربی دنیا اسلام کے اِس لیے خلاف ہے کیونکہ انہیں مسلمانوں میں صحیح اسلام کا نمونہ نظر نہیں آتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا فرض تھا کہ اسلام کی محبوبانہ شکل دکھلانے کے لیے جان توڑ کوشش کرتے، اور مال کیا بلکہ خون کو بھی پانی کی طرح بہاتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں بعض بظاہر دین کی خدمت کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر جس طرح تعلیم دیتے ہیں وہ شدّت کی تعلیم ہے۔ خدا تعالیٰ سورۃ القدر میں مسلمانوں کو بشارت دیتا ہے کہ اُس کا کلام اور اُس کا نبی لیلۃ القدر میں آسمان سے اتارا گیا ہے اور ہر ایک مصلح اور مجدد جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے وہ لیلۃ القدر میں ہی اترتا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال ہزاروں لوگ احمدیت قبول کرتے ہیں اور اسلام میں داخل ہوتے ہیں، انہیں جب ہدایت ملتی ہے تو وہ اُسے قبول کرتے ہیں اور ضد نہیں کرتے۔ پس اسی طرح ہر ایک کو چاہیے کہ ضد کرنے کی بجائے ان حالات پر غور کرے اور پھر دیکھے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ذرا سوچو یکسر الصلیب یعنی صلیب کو توڑنے کی خدمت کس کے سپرد ہے۔ یہ مسیح موعود کے ہی سپرد ہے اور کیا یہ وہی زمانہ ہے یا کوئی اور؟ سوچو! خدا تمہیں تھام لے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج اسلام پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں، اسلام کے خلاف کتابیں شائع کی جا رہی ہیں اور مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ وہ بعض محفلوں میں خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے شرمندگی محسوس کرتے ہیں۔ ایسے میں احمدی مسلمانوں کا فرض ہے کہ نہ صرف اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں بلکہ اپنے عملوں سے بھی اس خوبصورت تعلیم کو ظاہر کریں۔ حضور انور نے فرمایا بعض افراد اور گروہ گو اسلام کی خدمت کر رہے ہیں مگر وہ یہ خدمت جنگ اور ہتھیار سے کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ہتھیاروں کے لیے بھی یہ ان مغربی ممالک کی طرف ہی دیکھتے ہیں، اب اس طرح انہوں نے کیا اسلام کی خدمت کرنی ہے۔

نا اتفاقی کا یہ عالَم ہے کہ ایک دوسرے کا ساتھ دینا تو دُور کی بات یہ ایک دوسرے کے حق میں آواز اٹھانا بھی نہیں چاہتے۔ آج فلسطین کے لیے کون آواز اٹھا رہا ہے؟ کوئی بھی نہیں۔ ان مسلمانوں کو اگر کوئی فکر ہے تو یہ کہ احمدیوں کو ختم کیا جائے۔ یہ عقل کے کورے نہیں جانتے کہ احمدی تو جو قربانیاں دے رہے ہیں وہ آنحضور ﷺ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے اور اسلام کی اشاعت کے لیے ہی دے رہے ہیں۔

حضورِ انور نے نواب صدیق حسن خان کی کتاب حجج الکرامہ کے حوالے سے حدیث کسوف وخسوف کی بحث بیان فرمائی اور پھر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا قاطع استدلال پیش فرمایا۔ حضورؑ اپنے ایک پُر شوکت الہام کو پیش کر کے فرماتے ہیں مجھے ایک ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔

مَیں خانہ کعبہ میں کھڑے ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لیے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسلام نہایت کمزور اور یتیم بچے کی طرح ہو گیا ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا کہ مَیں ادیانِ باطلہ کے جھوٹے حملوں سے اسلام کو بچاؤں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ منجملہ اُن دلائل کے جو میرے مسیح موعود ہونے پر دلالت کرتے ہیں وہ ذاتی نشانیاں ہیں جو مسیح موعود کی نسبت بیان فرمائی گئی ہیں اور اُن میں سے ایک بڑی نشانی یہ ہے کہ مسیح موعود کے لیے ضروری ہے کہ وہ آخری زمانے میں پیدا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اس زمانے کا آخری زمانہ ہونا ثابت فرمایا ہے۔ مثلاً آخری زمانے کی پیش گوئیوں میں بکثرت ستاروں کے ٹوٹنے کا ذکر ہے، اسی طرح ایک شدّت کے کسوف کی بھی خبر ملتی ہے۔ صحائف کے کثرت کے ساتھ نشر کی بھی خبر دی گئی تھی۔ حضورِ انور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں آخری زمانے کی نشانیوں کا تذکرہ فرمایا۔ آپؑ فرماتے ہیں پس ضرورتِ زمانہ بھی ہے، پیش گوئیاں بھی پوری ہو رہی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی تائیدات بھی شامل ہیں۔

فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت بخشی ہے جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکمِ مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے۔ میری تائید میں اُس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں جن کی تعداد بے شمار ہے۔ بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے ہر ایک محل پر اپنے وعدے کے موافق مجھ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں ہر محل پر اپنے وعدے کے موافق میری ضرورتیں اور حاجتیں اس نے پوری کیں اور بعض نشان اس قسم کے ہیں کہ اس نے بموجب اپنے وعدہ انی مھین من اراد اھانتکہ میرے پر حملہ کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کیا۔ بعض نشان اس قسم کے ہیں کہ مجھ پر مقدمہ دائر کرنے والوں پر اس نے اپنی پیش گوئیوں کے مطابق مجھ کو فتح دی......اور بعض نشان اس قسم کے ہیں کہ جن میں دوستوں کے حق میں میری دعائیں قبول ہوئیں، اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں شریر دشمنوں پر میری بددعا کا اثر ہوا، اور بعض نشان اس قسم کے ہیں کہ میری دعا سے بعض خطرناک بیماروں نے شفا پائی......اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری تصدیق کے لیے بعض بڑے بڑے ممتاز لوگوں کو جو مشاہیر فقراء میں سے تھے خوابیں آئیں۔

حضورِ انور نے فرمایا آج تک یہ تائیدات و نشانات نظر آ رہے ہیں۔ دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت اور ہر ملک میں پیش گوئی کے مطابق آپ کی بیعت میں لوگوں کا آنا کیا یہ خدا تعالیٰ کی تائید کی نشانی نہیں؟ کاش! کہ یہ لوگ عقل کریں۔ پس یہ سب باتیں ان لوگوں کے سوچنے کے لیے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہے اگر آنکھوں پر پردے نہ پڑے ہوں اور انصاف کے تقاضوں سے پرکھنے کی کوشش کی جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ آپؑ ہی زمانے کی ضرورت کے مطابق، عین وقت پر مسیح و مہدی کے مقام پر فائز ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں اور گذشتہ ایک سَو چھتیس سالہ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ یقیناً خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت آپؑ اور آپؑ کی جماعت کے ساتھ ہے۔ آج دنیا کے ہر ملک میں جماعت کا قیام، تبلیغ کا کام، لوگوں کا جماعت کی طرف رجحان، اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔

اب مخالفین جتنی مرضی کوششیں کر لیں یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے پھیلتا ہی چلا جائے گا اور چلا جا رہا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ صرف آپؑ کو ماننے یا نعرے لگانے سے ہم اپنا مقصد نہیں پا سکتے۔ ہمیں بھی اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ جب ہم اپنے اندر حقیقی انقلاب پیدا کریں گے تب ہی ہم حضرت مسیح موعودؑ کے حقیقی مددگار بن سکیں گے اور حقیقی مددگار بن کر دنیا کو آنحضرت ﷺ کی آغوش میں لانے والے بن سکیں گے۔ تب ہی ہم خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے والے بن سکیں گے۔ دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانے والے بن سکیں گے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ سکیننگ کی رپورٹ کے مطابق اس سال کی حاضری چھیالیس ہزار اکسٹھ (۴۶۰۶۱) ہے جو گذشتہ سال سے تین ہزار زیادہ ہے۔ بعد ازاں مختلف گروپس نے مختلف زبانوں میں ترانے پڑھے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

’’میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس لیے ہمیشہ تاکید کرتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے دل ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو مہمان جلسہ سننے آرہے ہیں ان کی ہر طرح سے خدمت اور مہمان نوازی کرنا ہر کارکن، ہر ڈیوٹی دینے والے اور ہر اس افسر کا فرض ہے جو کسی بھی محکمے یا شعبہ میں کام کر رہا ہے

ان دنوں میں خاص طور پر محنت، صبر اور دعا سے کام لیں

آپ لوگ یہاں جلسہ سننے کے لیے آئے ہیں اس لیے اس بات کو اہمیت نہ دیں کہ آپ کے لیے انتظام صحیح ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ آپ کی مہمان نوازی صحیح ہوئی ہے یا نہیں ہوئی یا کسی کارکن نے کیسا رویہ اختیار کیا ہے۔ اصل مقصد تو روحانی مائدے کو حاصل کرنا ہے اور آپ لوگوں کو اسی کے لیے کوشش کرنی چاہیے

ایسا مہمان بنیں جو برکتیں لانے والا ہو اور ایسے مہمان نہ ہوں جو گھر والوں کے لیے پریشانی کا باعث ہوں بلکہ ان کو پریشانی سے نکالنے والے ہوں۔

شامل ہونے والے اور کام کرنے والے سب احمدی ہیں اور ہم سب کا مقصد ایک ہے کہ
ہم نے یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی اخلاقی، روحانی اور علمی اصلاح کرنی ہے

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسہ کے مقصد کو آپ نے پورا کرنا ہے اور ان برکات کو سمیٹنے اور ان سے اپنی جھولیاں بھرنے کی کوشش کرنی ہے جو برکات اس جلسہ کی ہیں اور جن کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ کا اجرا فرمایا تھا

اس بات کو خاص طور پر ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا مقصد اپنی اصلاح کرنا ہے۔ اپنے دینی علم کو بڑھانا ہے۔
اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنا ہے اور اس کے لیے ہم نے بھرپور کوشش کرنی ہے۔ اخلاقی طور پر اپنی حالت کو بہتر کرنا ہے

اس سال بھی مختلف شعبوں کی نمائشیں ہیں اور اچھی معلوماتی اور علم میں اضافہ کا ذریعہ ہیں، دلچسپ ہیں۔ انہیں بھی دیکھنے کی کوشش کریں

جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۲۵ء کی مناسبت سے کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25/جولائی 2025ء بمطابق 25/وفا 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۞ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۞ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۞
اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۞

آج شام سے ان شاء اللہ جلسہ سالانہ برطانیہ کی کارروائی باقاعدہ شروع ہوگی۔ یہ جلسہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں جماعت کی علمی، اخلاقی اور روحانی حالت کی بہتری کے لیے پروگرام ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس وقت مَیں جلسہ میں ڈیوٹی دینے والوں اور شامل ہونے والوں سے کچھ باتیں کروں گا۔ اسلام میں مہمانوں کی عزت و تکریم کی بہت تاکید ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی بہت تاکید فرمائی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہمان کو جائز حق دو۔

(مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار والضیف……حدیث 47)

اور یہ جائز حق حالات کے مطابق کچھ دن کی مہمان نوازی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی نصیحت کا اثر تھا کہ صحابہؓ قربانی کر کے بھی مہمان نوازی کرتے تھے۔ اس وقت ابتدائی زمانے میں صحابہ کے حالات ایسے نہیں تھے کہ کشائش ہو اور آرام سے دو وقت کا کھانا بھی میسر ہو۔

صحابہؓ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر، اپنا حق چھوڑ کر مہمان نوازی کیا کرتے تھے اور اس حوالے سے صحابہ کی مہمان نوازی کی ایک مشہور روایت ہے کہ ایک صحابی کے گھر مہمان آیا جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی کے ساتھ بھیجا تھا اور انہوں نے جب پتہ کیا تو ان کی بیوی نے بتایا کہ گھر میں صرف بچوں کے لیے تھوڑا سا ہی کھانا ہے لیکن انہوں نے مہمانوں کی خاطر بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دیا اور مہمان گھر لے آئے۔ خود بھی چراغ بجھا کر کھانا نہیں کھایا بلکہ مہمان کے سامنے یہ ظاہر کیا کہ جیسے خود بھی کھا رہے ہیں۔ خود بھی بھوکے سو گئے اور بچے بھی بھوکے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر اس فعل کو اس قدر سراہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع دی۔ جب اگلے دن صبح وہ صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تم نے جورات کو مہمان کو کھانا کھلایا اور اس کے کھلانے کی جو تدبیر تم نے اختیار کی تھی اس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوا اور بڑا ہنسا تو یہ مہمان نوازی کا مقام ہے۔ (مسلم کتاب الاشربۃ باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ حدیث نمبر 2054) پس آجکل ان دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو مہمان جلسہ سننے آرہے ہیں ان کی ہر طرح سے خدمت اور مہمان نوازی کرنا ہر کارکن، ہر ڈیوٹی دینے والے اور ہر اس افسر کا فرض ہے جو کسی بھی محکمے یا شعبہ میں کام کر رہا ہے۔

ان دنوں میں خاص طور پر محنت، صبر اور دعا سے کام لیں۔

مہمانوں کی طرف سے اگر کبھی کوئی سخت بات بھی سنیں تو اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے صَرفِ نظر کریں۔ یہاں مختلف شعبہ جات ہیں۔ مَیں نے پچھلے خطبہ میں بھی مختصراً بیان کیا تھا کہ ہر شعبہ کا افسر اور اس کے معاونین اپنے فرائض خوش اسلوبی اور خوش خلقی سے ادا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی اس بارے میں بےشمار واقعات ہیں۔ آپ خاص طور پر یہ ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ مہمانوں سے حسن سلوک کس طرح کرنا ہے۔ آپؑ کے ارشادات اور واقعات آپ کی سیرت کی کتب میں مختلف پیرایوں میں مختلف جگہوں پر بیان ہوئے ہیں۔ آسام سے آئے ہوئے مہمانوں کی مہمان نوازی کا بھی ایک مشہور واقعہ ہے کہ آپ نے کس طرح ان کی خاطرداری کی۔ یہ واقعہ ہم سنتے ہیں اور اس سے محظوظ ہوتے ہیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا خیال رکھا لیکن یہ تمام کارکنوں تمام ڈیوٹی دینے والوں اور ان تمام لوگوں کے لیے ایک سبق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔

واقعہ یوں بیان ہوا ہے کہ ایک دفعہ آسام سے کچھ مہمان آئے اور جب لنگر خانے میں اپنی سواری سے اترے اور ان کو کہا کہ سامان اتارو تو لنگر خانہ کا جو عملہ تھا ان کا رویہ کوئی مناسب نہیں تھا۔ اس کی وجہ سے وہ ناراض ہو گئے اور اسی ٹانگے پر بیٹھ کر واپس روانہ ہو گئے جس پر وہ آئے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا تو آپؑ بہت ناراض ہوئے کہ ایسی صورت کیوں پیدا ہوئی کہ مہمان ناراض ہو کر چلا گیا۔ آپ فوری طور پر اس طرح گھر سے نکلے کہ جلدی میں ٹھیک طرح سے جوتے پہننا بھی مشکل تھا اور ان کے پیچھے تیز تیز

قدموں سے چل پڑے۔ حالانکہ مہمان ٹانگے پر سوار تھے گھوڑا گاڑی جسے کہتے ہیں اور کافی دور نکل چکے تھے لیکن آپ پیدل ہی بڑی تیز رفتاری سے ان کے پیچھے گئے۔ روایت میں آتا ہے کہ قادیان کے قریب سے گزرنے والی نہر پر پہنچ کر آپ ان تک پہنچ گئے اور انہیں روک لیا۔ پھر آپ انہیں واپس لے کر آئے۔ آپ جس انداز سے انہیں واپس لائے اس میں بھی مہمان کی عزت اور تکریم کا ایک عجیب اظہار تھا۔ آپ نے مہمانوں سے فرمایا کہ آپ اپنی سواری پر بیٹھے رہیں، ٹانگے پر بیٹھے رہیں اور میں پیدل آپ کے ساتھ چلوں گا۔ بہرحال آپ کے اس خلق کو دیکھ کر مہمان بھی شرمندہ ہو گئے اور عرض کیا کہ ہم ٹانگے پر بیٹھ کر سفر نہیں کر سکتے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ پیدل چلتے ہیں۔ بار بار یہی کہتے رہے کہ حضور ہم نہیں بیٹھیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ ہی چلیں گے۔ بہرحال قادیان واپس آ گئے۔ لنگر میں آ کے آپ نے خود مہمانوں کا سامان اتارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا لیکن چونکہ کارکنان کو اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا اور وہ بہت زیادہ شرمندہ تھے انہوں نے فوری طور پر آگے بڑھ کر سامان اتارنا شروع کر دیا۔ پھر ان لوگوں کی خوراک کے بارے میں بھی کیونکہ وہ آسام کے لوگ تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے لیے خاص خوراک کا انتظام فرمایا۔

(ماخوذ از سیرت المہدی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے حصہ چہارم صفحہ 56 تا 57 روایت 1069)

یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ لنگر خانے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو یہ ارشاد ہے کہ ایسے مہمانوں کی مہمان نوازی کرو وہاں یہ بھی ارشاد ہے کہ جلسہ کے دوران ایک ہی طرح کا کھانا پکا کرے جو تمام مہمانوں کو کھلایا جائے کیونکہ وہ لوگ کافی تعداد میں ہوتے ہیں اس لیے مختلف انتظام مشکل ہوتا ہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ صفحہ 149)

اسی طرح مہمان نوازی کی ایک اَور مثال حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں مجھے یاد ہے ایک دفعہ مَیں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ غالباً 1897ء یا 1898ء کا واقعہ ہوگا۔ مجھے حضرت صاحب نے مسجد مبارک میں بٹھایا جو اس وقت ایک بہت چھوٹی سی جگہ تھی۔ بعد میں اس کی Extension ہوئی تو مسجد تھوڑی سی بڑی ہوئی تھی۔ اسے وسیع کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ یہاں بیٹھیں میں آپ کے لیے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ آپ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے مگر چند منٹ کے بعد جب کھڑکی کھلی جو مسجد اور آپ کے گھر کے درمیان میں دیوار تھی اس میں کھڑکی تھی۔ کھڑکی کی طرح کا چھوٹا دروازہ تھا۔ تو وہ کہتے ہیں میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے ہاتھ میں کھانے کی طشتری یا ٹرے اٹھائے ہوئے میرے لیے کھانا لے کر آئے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھائیں میں ابھی پانی لے کر آتا ہوں۔ کہتے ہیں اس وقت بے اختیار رِقّت سے میرے آنسو نکل گئے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے مقتدا اور پیشوا ہو کر ہمارے لیے یہ خدمت بجالاتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہیے۔ (ماخوذ از ذکرِ حبیب از مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ 327)

یہ ایک اسوہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت میں ہمیں مہمان نوازی کے ایسے بہت سارے واقعات ملتے ہیں۔ آپؑ نے لوگوں کو ایک دفعہ

”فرمایا میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس لیے ہمیشہ تاکید کرتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے دل ٹوٹ جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 111 ایڈیشن 2022ء)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ بعض مہمان بہت جذباتی ہوتے ہیں۔ خاص طور پر جیسا کہ میں نے ابھی آسام کے لوگوں کی مثال دی ہے۔ مختلف قوموں کے اپنے اپنے طریقے اور حالتیں ہوتی ہیں۔ بعض بہت جلد جذباتی ہو جاتے ہیں۔ غصہ میں بھی آجاتے ہیں تو آپ نے فرمایا یہ نہ سمجھو کہ وہ جذباتی کیوں ہوئے اور غصہ میں کیوں آئے۔ مہمان کا دل تو شیشے کی طرح ہے ایک آئینے کی طرح ہے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لیے اس سے پہلے کہ اسے ٹھیس پہنچے اور وہ ٹوٹے تم اس کی حفاظت کا سامان کرو۔

پس یہ ہے وہ اسوہ اور نصیحت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع کی پیروی میں مہمانوں کی مہمان نوازی کے لیے ہمیں فرمائی ہے۔ ایک واقعہ بیان ہوتا ہے کہ ایک دفعہ بہت سارے مہمان آئے ہوئے تھے۔ آپ نے لنگر خانے کے انچارج میاں نجم الدین سے فرمایا ”دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔“ ”بعضوں کو جانتے ہو بعضوں کو نہیں۔“ ”اس لیے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 353۔ ایڈیشن 2022ء)

سب کی عزت و اکرام کرنا ضروری ہے۔ یہ نہیں دیکھنا کہ کوئی غریب ہے یا امیر ہے۔ کوئی امریکہ سے آیا ہوا ہے یا کوئی پاکستان سے آیا ہے۔ کوئی افریقہ سے آیا ہے یا کسی اَور ملک سے یا یہیں کا رہنے والا ہے۔ آجکل یہ خیال رکھنا چاہیے کہ سب مہمان ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلانے پر جلسہ سننے کے لیے آئے ہوئے ہیں، اس لیے ان کی عزت اور اکرام کرنا، ان کی تواضع اور مہمان نوازی کرنا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

تو دیکھیں آپ نے کس طرح مہمانوں کی خدمت کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے اپنے کارکنوں سے یہ بھی فرمایا کہ مجھے تم پر حسنِ ظن ہے کہ تم مہمانوں کی صحیح طرح خاطر داری کر رہے ہو گے اور ان کی خدمت کرتے رہو گے۔ پس ہر کارکن کو ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیے کہ جس جگہ اور جس شعبہ میں بھی اس کی ڈیوٹی ہے وہاں وہ مہمانوں کی مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرے خواہ وہ کھانا کھلانے کی مارکی میں ہوں یا دیگر دوسری جگہوں پر۔ انہیں بھرپور کوشش کرنی چاہیے جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں مختلف شعبہ جات ہیں۔ ٹکٹ بنانے سے لے کر جلسہ گاہ تک آنے کے جتنے شعبے ہیں ان سے مہمانوں کا کارکنوں سے واسطہ پڑتا ہے وہاں ہر ایک کارکن کو اپنی خوش اخلاقی اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ کھانا پکانے اور کھانا کھلانے کے شعبے ہیں ان شعبوں کو بھی مہمان نوازی کا حق ادا کرنا چاہیے کیونکہ یہ بڑا اہم حصہ ہے مہمان نوازی کا۔ کوشش یہ ہو کہ مہمانوں کو ایک تو یہ ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا کھلایا جائے اور عزت سے کھلایا جائے، لنگر خانے میں کام کرنے والوں کو عمدہ قسم کا کھانا پکانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اللہ کے فضل سے وہ کوشش کرتے بھی ہیں اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ضرورت کے مطابق کھانا میسر ہو اور کم نہ پڑ جائے۔

صفائی ستھرائی کے شعبہ میں بھرپور توجہ دینی چاہیے۔ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفائی ایمان کا حصہ ہے۔

(مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء حدیث 223)

اس لیے اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔ اس چیز میں ماحول کی صفائی بھی شامل ہے اور ہمارے دوسرے جو انتظامات ہیں، غسل خانے وغیرہ ہیں ان کی صفائی بھی شامل ہے۔

جلسہ گاہ میں پھر مختلف پروگراموں کے لیے لوگوں کو لاتے ہوئے جو کارکن ہیں وہ نرمی اور پیار سے توجہ دلائیں۔ بعض لوگوں کو صحیح ادراک نہیں ہوتا اور وہ پوری طرح جلسہ نہیں سنتے۔ یہاں جو بیٹھے ہوئے ہیں، ڈسپلن والے ہیں ان کو بھی عورتوں میں بھی مردوں میں بھی چاہیے کہ کوشش کریں کہ ان کو پیار اور نرمی سے سمجھائیں۔ تربیت کا شعبہ بھی اس لیے کام کر رہا ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو جلسہ گاہ میں بٹھا کر جلسہ سنائیں۔ اس وقت بازار بھی بند ہوں گے اور ہونے چاہئیں۔ بہرحال ہر جگہ اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ کارکن ان دنوں میں خوش اخلاقی کا ایک خاص نمونہ دکھائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو حسن ظن فرمایا ہے اس پر پورا اترنے کی کوشش کریں۔

اسی طرح مَیں بعض باتیں مہمانوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ گو چند ایک غیر از جماعت مہمان بھی یہاں آتے ہیں لیکن ان کے لیے تو ایک خاص شعبہ علیحدہ قائم ہے اور ان کی خاص طور پر مہمان نوازی کی جاتی ہے کیونکہ یہ غیر ہیں لیکن ان چند ایک کے علاوہ تمام مہمان جن کی اکثریت جو ہے وہ احمدی احباب کی ہے۔

آپ لوگ یہاں جلسہ سننے کے لیے آئے ہیں اس لیے اس بات کو اہمیت نہ دیں کہ انتظام آپ کے لیے صحیح ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ آپ کی مہمان نوازی صحیح ہوئی ہے یا نہیں ہوئی یا کسی کارکن نے کیسا رویہ اختیار کیا ہے۔ اصل مقصد تو روحانی مائدے کو حاصل کرنا ہے اور آپ لوگوں کو اسی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

گو میزبانی کرنے والوں کو جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے اور وہ کرتے ہیں لیکن اسی طرح شامل ہونے والوں کا بھی یہ کام ہے کہ اگر کارکنان میں کوئی کمزوریاں یا کوتاہیاں یا کمیاں رہ گئی ہوں تو اُن سے صَرفِ نظر کریں۔

ان میں سے جو کوئی صفائی کے محکمے میں کام کر رہے ہیں وہ کوئی تربیت یافتہ لوگ تو نہیں ہیں یا ڈسپلن کے محکمے میں جو کام کر رہے ہیں وہ پولیس کے کارکن تو نہیں ہیں یا گیٹ پر ڈیوٹی دینے والے جو ہیں وہ trained تو نہیں ہیں یا ٹریفک کنٹرول کرنے والے ہیں وہ بھی کوئی ٹرینڈ پولیس والے تو نہیں ہیں جو ٹریفک کنٹرول کر رہے ہیں۔ یہ سب لوگ والنٹیئر ہیں مہمانوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو انہوں نے پیش کیا ہے۔ ان میں سے بعض سیکنڈری سکول کے بچے ہیں۔ بعض یونیورسٹیوں کے نوجوان طالب علم ہیں۔ کچھ دوسرے پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں اور اچھے خاصے پیشوں میں کام کرنے والے اور اچھی پوزیشنوں والے لوگ ہیں۔ یہ سب ایک جذبے سے خدمت کر رہے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿الزمر:۲﴾

اس کامل کتاب کا نزول کامل غلبہ والے (اور) بہت حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

طالب دعا: مکرم ISLAM KHAN صاحب مرحوم، مکرمہ TAMRUN BIBI صاحبہ مرحومہ (SORO صوبہ اُڈیشہ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکّل کرتا ہوں، تیری طرف جھکتا ہوں، تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں، اَے میرے اللہ! میں تیری عزّت کی پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں، تُو مجھے گمراہی سے بچا، تُو زندہ ہے تیرے سوا کسی کو بقا نہیں، جِنّ و انس سب کیلئے فنا مقدّر ہے۔ (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل)

طالب دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب و اہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

پس! ان کے جذبے کو سراہتے ہوئے ان سے بھرپور تعاون کریں اور ان کی کمزوریوں سے صَرفِ نظر کریں۔ جب آپ ایسا کریں گے تو آپ اس مقصد کو پالیں گے، اس مقصد کو پانے والے ہوں گے جس کے لیے آپ لوگ یہاں آئے ہیں اور اس سے آپس کے تعلقات میں مزید نکھار بھی پیدا ہوگا۔

سب مہمانوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ان کے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے اور وہ مقصد اعلیٰ اخلاق اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے ہی پورا ہو سکتا ہے۔

کھانے کی مارکی میں ہر مہمان کا فرض ہے کہ کھانا کھانے کے بعد جلدی سے مارکی خالی کر دیں تاکہ دوسرے لوگ بھی آ کر کھانا کھا سکیں۔ بعض دفعہ جگہ کم اور مہمان زیادہ ہوتے ہیں جس کی وجہ سے باری باری یا شفٹوں میں کھانا کھلانا پڑتا ہے۔ تو اس بات کا خیال رکھیں کہ کھانا کھانے کے فوراً بعد مارکی سے نکلنے کی کوشش کریں نہ کہ وہیں کھڑے ہو کر گفتگو میں یا باتوں میں وقت گزاریں۔ باہر آ کر آپ نے باتیں کرنی ہیں تو کریں اور اپنا وقت گزاریں۔ اسی طرح کارکن پلیٹوں میں کھانا ڈال کر دیتے ہیں۔ آپ اگر مطالبہ کریں گے تو جیسا کہ ان کو بھی کہا ہوا ہے وہ آپ کو کھانا دیں گے آپ کے مطالبے پر۔ لیکن کھانا ضائع نہیں ہونا چاہیے۔ رزق کی ہمیشہ قدر کرنی چاہیے۔ بعض لوگ ذرا سی بھی روٹی جلی ہوئی ہو یا کچی ہو تو اسے نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ کوشش کرنی چاہیے کہ اگر وہ کھانے کے قابل ہے تو کھا لی جائے سوائے اس کے کہ کوئی بہت بیمار ہو اور اس کے لیے وہ تکلیف کا باعث بنے۔ عمومی طور پر تو مشینوں سے روٹی اچھی پک کر آ رہی ہوتی ہے، میں نے چیک بھی کی ہے لیکن بعض دفعہ خراب روٹیاں بھی آ جاتی ہیں جب تک روٹی بہت زیادہ جلی ہوئی یا بہت کچی نہ ہو اسے ضائع کرنے سے بچیں۔ اسی طرح سالن کو بھی ضائع ہونے سے بچائیں ضائع کرنے سے بچائیں۔ ایک تو یہ رزق کا ضیاع ہے جو کہ نہیں ہونا چاہیے دوسرے وہی کھانا اَور کسی دوسرے کے کام آ سکتا ہے۔

دوسرے یہ بھی ایک مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ جو کھانا پلیٹوں میں بہت زیادہ بچ جاتا ہے اس کو کوڑے میں پھینکنا، اس کا ڈسپوزل کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے صفائی کے شعبہ پر بہت زیادہ بوجھ پڑتا ہے اور انہیں بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے مہمانوں کو چاہیے کہ جلسہ سالانہ کے ان دنوں میں کھانے کو برکت سمجھ کر کھائیں اور اسے ضائع نہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثال یہ تھی کہ ایک دفعہ آپ کے کھانے کا انتظام نہ ہو سکا اور انتظام کرنے والے بھول گئے اور آپ بھی مصروف تھے۔ آپ نے جب اپنے کھانے کے بارے میں پوچھا تو سب پریشان تھے۔ کھانا ختم ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔ دسترخوان پر جہاں لوگوں نے کھانا کھایا ہے وہاں اگر روٹی کے بچے ہوئے ٹکڑے اور سالن ہے تو وہی لے آؤ میں وہی کھا لوں گا۔ چنانچہ آپ نے وہ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے جو لوگ چھوڑ کر گئے تھے وہی کھا لیے۔ (ماخوذ از سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از یعقوب علی عرفانی صاحبؓ صفحہ 322) یہ آپؑ کا اسوہ حسنہ ہے جو آپ نے ہمارے لیے قائم فرمایا۔ پس ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم نے رزق کو ضائع ہونے سے بچانا ہے اور اس طرح کام سمیٹنے والوں کے لیے بھی آسانی پیدا کرنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانے کو ضائع مت کرو۔

(ماخوذ از سنن الترمذی کتاب الاطعمة باب ما جاء فی اللقمة تسقط حدیث 1803)

(ماخوذ از سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمة باب نہی عن القاء الطعام حدیث 3353)

کھانے کی قدر کرتے ہوئے اسے کھاؤ اور جو پیش کیا جائے اسے خوشی سے کھاؤ۔ بیشک آپ کا یہ فرمان جو ہے وہ مہمانوں کے لیے خاص طور پر ہے۔ اس لیے کہ وہ ان مہمانوں کے لیے ہے جو اس پر عمل کرتے ہیں اور اپنے ساتھ برکتیں لے کر آتے ہیں لیکن اس کو ثابت کرنے کے لیے ہر مہمان کو بھی اس کا نمونہ بننا چاہیے۔

ایسا مہمان جو برکتیں لانے والا ہو وہ مہمان بنیں اور ایسے مہمان نہ ہوں جو گھر والوں کے لیے پریشانی کا باعث ہوں بلکہ ان کو پریشانی سے نکالنے والے ہوں۔

ہم یہاں آئے ہیں تو جلسے کے تحت ایک انتظام ہے اور ڈیوٹیاں دینے والے ڈیوٹیاں دے رہے ہیں لیکن شامل ہونے والے اور کام کرنے والے سب احمدی ہیں اور ہم سب کا مقصد ایک ہے کہ ہم نے یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی اخلاقی، روحانی اور علمی اصلاح کرنی ہے۔

چاہے وہ ڈیوٹی دینے والے ہوں یا مہمان سب کا یہی کام ہے کہ وہ اس کے لیے کوشش کریں۔ بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ کھانے میں کمی ہو جاتی ہے۔ کارکنوں اور لنگر خانے کی کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ کھانے میں کسی قسم کی کمی نہ ہو لیکن بعض اوقات بڑے مجمع میں اندازے غلط ہو جاتے ہیں اور کمی ہو بھی سکتی ہے۔ اس بارے میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے۔ آپ نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہے۔

(مسلم کتاب الاشربة باب فضیلة المواساة فی الطعام القلیل......حدیث 2058)

ایک اور روایت میں اس طرح آتا ہے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے اور دو کا چار کے لیے اور چار کا آٹھ کے لیے کافی ہے۔ (مسلم کتاب الاشربة باب فضیلة المواساة فی الطعام القلیل......حدیث 2059) پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

ایک بات جو میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں وہ یہ کہ ڈیوٹی دینے والوں کے لیے بھی آسانیاں پیدا کرنی چاہئیں۔ کھانے کی مارکی اور دیگر جگہوں پر بھی صفائی کا خیال رکھیں۔ صفائی کے حوالے سے بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ آسانی پیدا کرنی ہے۔ سڑکوں اور رستوں پر گند نہ پھینکیں اس میں بھی اس بات کا خیال رکھیں۔ بعض لوگ بازار سے اشیاء خرید کر کھاتے ہیں، جہاں بیٹھیں وہاں کھانے پینے کے بعد اس کے جو خالی پیکٹ ہیں اور لفافے ہیں ادھر ادھر پھینکنے کی بجائے ڈسٹ بن میں ڈالیں تاکہ کام سمیٹنے والوں کے لیے بھی آسانی پیدا ہو اور کم وقت میں زیادہ کام کر کے انتظام کو زیادہ صحیح طور پر چلایا جا سکے۔ پھر یہ ہے کہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہر طرف سے ہونا چاہیے۔

میں نے کارکنوں کو بھی کہا ہے اور مہمانوں کو بھی چاہیے کہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ (مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار و الضیف......حدیث 47) پس کبھی ناراضگی کی ایسی صورت پیدا بھی ہو تو بجائے غصے کے، اظہار کے بداخلاقی کا مظاہرہ کرنے کے خاموشی اختیار کریں اور استغفار کریں اور دعائیں پڑھیں۔

اسی طرح بچوں کے کھانے کے بارے میں بھی بتا دوں اس میں بھی یہ خیال رکھنا چاہیے۔ بعض دفعہ لوگ بچوں کو پلیٹ بھر کر کھانا دے دیتے ہیں اور بچے اتنا کھا نہیں سکتے جس سے کھانا ضائع ہو جاتا ہے۔ تو یہاں بھی جیسا میں پہلے کہہ آیا ہوں کھانا ضائع ہونے سے بچائیں اور بچوں کو تھوڑا تھوڑا ڈال کر دیں چاہے بار بار ڈال کر دینا پڑے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ جلسہ کے مقصد کو آپ نے پورا کرنا ہے اور ان برکات کو سمیٹنے اور ان سے اپنی جھولیاں بھرنے کی کوشش کرنی ہے جو برکات اس جلسہ کی ہیں اور جن کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ کا اجرا فرمایا تھا۔

آپ نے ایک موقع پر یہ بھی فرمایا تھا کہ جلسہ میں بیٹھ کر آرام سے جلسہ سنو اور صرف تقریروں وغیرہ اور اچھائی یا برائی کو نہ دیکھو بلکہ اس بات کو دیکھو کہ جو بات بیان کی جارہی ہے وہ اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ہے اور اس پر ہم نے عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے نہ یہ کہ کون بیان کر رہا ہے اور کس طرح بیان کر رہا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لیے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل وقال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض وغایت آ کر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلّف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لیے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔“ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 360۔ ایڈیشن 2022ء)

اور فرمایا کہ مسلمانوں میں گراوٹ کی وجہ یہی بنی ہے کہ وہ بڑی بڑی کانفرنسیں اور انجمنیں کرتے ہیں۔ مجلسیں ہوتی ہیں اور بڑے بڑے بولنے والے لسان لیکچرز اپنے لیکچر پڑھتے ہیں۔ شاعر اپنی قوم کے بارے میں شعر کہتے ہیں اور ان باتوں پر وہ نعرے لگا لیتے ہیں لیکن بعد میں کوئی اثر نہیں ہوتا اور قوم پھر صرف ان نعروں کی وجہ سے ہی تنزل کا شکار ہو جاتی ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 362۔ ایڈیشن 2022ء)

پس یہ وہ تعلیم ہے اور اخلاص کا یہ معیار ہے جسے ہر شخص اور ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ صرف ہم نے نعرے لگانے کے لیے یا پسند کے لیے باتیں نہیں سننی بلکہ اللہ اور رسول کے واسطے ان پر عمل کرنے کے لیے باتیں سننی ہیں اور اسی مقصد کے لیے ہر احمدی کو یہاں آنا چاہیے اور آپ آئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اسی مقصد کے لیے آئے ہوں گے۔ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کام ہو اللہ تعالیٰ کے لیے ہو اور جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔ ہر ایک کو اس اصول کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ اس بارے میں بھی یاد رکھیں کہ ہمیں اپنے دن ذکر الٰہی

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ﴿الزمر: ۳﴾

یقیناً ہم نے تیری طرف (اس) کتاب کو حق کے ساتھ اتارا ہے۔

پس اللہ کی عبادت کر اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

طالبِ دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مدینہ تشریف لائے، آپؐ کی آمد کی وجہ سے اُس دن مدینہ کا گوشہ گوشہ روشن ہو گیا تھا اور جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے مدینہ کی ہر جگہ تاریک ہو گئی۔ (ترمذی باب فی وفات النبیؐ، بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 64)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

میں گزارنے چاہئیں۔

جلسہ سنتے ہوئے بھی اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھیں۔ بعد میں چلتے پھرتے ملتے جلتے بھی لوگوں سے جب باتیں کر رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی خالصۃً دینی باتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی باتیں ہوں۔ قرآن و حدیث اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد کو پورا کرنے والی باتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دین کے لیے دعائیں کرنے کی طرف توجہ ہو۔

ذکر الٰہی ہی ہے جو انسان کے خیالات کو بھی پاک کرتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے افضال کا وارث بنا دیتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ بڑے خوبصورت انداز میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ذکر الٰہی کرو اور خاص طور پر جب مجلسیں لگی ہوں تو ان میں ذکر الٰہی کرو تو اس کا فائدہ اللہ تعالیٰ نے کیا بتایا ہے۔ اس کا فائدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ۔ کہ اگر تم ذکر الٰہی کرو گے تو خدا تمہارا ذکر کرنا شروع کر دے گا۔ پس جس بندے کا خدا ذکر کر رہا ہو اس سے زیادہ خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے جس کا آقا اسے یاد کرے اور بلائے۔ ذکر الٰہی تو بہت بڑی نعمت ہے۔ آپ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمہیں خواہ کوئی انعام ملے یا نہ ملے تم ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاؤ۔ اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو جائے گا اور پھر تمہیں یاد رکھے گا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 4 صفحہ 258 خطبہ جمعہ فرمودہ 25 دسمبر 1914ء)

اور جب اللہ تعالیٰ یاد رکھتا ہے تو پھر یہ نہیں کہ وہ بغیر انعاموں کے چھوڑ دیتا ہے وہ انعامات سے بھی نوازتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے کے لیے ان خاص دنوں میں ان باتوں کو خاص طور پر یاد رکھیں اور توجہ دیں۔ شامل ہونے والے اور ہر کام کرنے والے سب لوگ ان باتوں کی طرف توجہ دیں کہ ہم نے اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھنا ہے اور جب یہ ہو گا تو پھر ایک ایسا ماحول پیدا ہو جائے گا جو یقیناً وہ ماحول ہے جس کی خاطر یہ جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: ”سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہیے اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت برے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں۔ ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں، دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 479- ایڈیشن 2022ء)

ان تین دنوں میں فائدہ تبھی پہنچ سکتا ہے جب ہم ان باتوں کو غور سے سنیں اور پھر ان پر عمل کرنے کا عہد بھی کریں اور اس کے لیے اپنے دلوں کو پاکیزہ رکھنے کی خاطر ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر بھی رکھیں۔ جلسہ میں بیٹھ کر بھی ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ دعائیں کرتے رہیں۔ درود پڑھتے رہیں اور پھر جب تقریریں سنیں اس کا خاص اثر بھی آپ پر ہو گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں بڑی فکر کا اظہار فرمایا ہے کہ اگر تم جلسہ کی کارروائی توجہ سے نہیں سنتے تو تمہارے یہاں جلسہ پر آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اس بات کو خاص طور پر ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا مقصد اپنی اصلاح کرنا ہے۔ اپنے دینی علم کو بڑھانا ہے۔ اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنا ہے اور اس کے لیے ہم نے بھرپور کوشش کرنی ہے۔ اخلاقی طور پر اپنی حالت کو بہتر کرنا ہے۔

اپنے دوستوں اور بھائیوں کے لیے قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہے اور دل کی رنجشوں کو دور کرنا ہے یہ بھی ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ یہ جو ماحول پیدا ہوا ہے جس میں اتنے ہزار لوگ جمع ہیں یہ بھی ایک ایسا ماحول ہے کہ اگر اس میں ایک دوسرے سے بھائی چارے اور محبت کا سلوک کریں گے تو وہ حالات اور ماحول پیدا ہو گا جس میں محبت، پیار، اخوت اور بھائی چارہ ہو گا جو اسلامی تعلیم کا خاصہ ہے اور اسی پر عمل کر کے ہی انسان اللہ تعالیٰ کے نزدیک سرخرو اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والا ہو سکتا ہے۔ آپؑ نے اپنی بہت ساری تقریروں میں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جلسہ پر آنے کا ایک مقصد اعلیٰ اخلاق کا حصول ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اس اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہر طرف سے ہونا چاہیے۔

بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر رنجشیں اور لڑائیاں پیدا ہو جاتی ہیں حتّٰی کہ بعض دفعہ کارکنوں میں بھی لڑائیاں ہو جاتی ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہونا چاہیے۔

ہمیشہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ پس اس طرف کارکن بھی اور مہمان بھی دونوں توجہ دیں کہ ہمارے اخلاق ہمیشہ اعلیٰ ہوں اور ہر شر سے بچنے کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیے۔

اسی طرح جلسہ کے بارے میں بعض اَور باتیں بھی کہنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جلسہ کے دنوں میں آپ لوگ جہاں کہیں بھی قیام کریں۔ جب مسجدوں میں جاتے ہیں خاص طور پر لندن میں بیت الفتوح میں یا مسجد فضل میں، اسلام آباد ہے یا یہاں ہے تو اپنے ہمسایوں کا بھی خیال رکھیں اور اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہیں۔

سڑکوں کے قوانین کی پابندی کریں۔ رش کی وجہ سے بعض دفعہ ٹریفک زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے لوگوں کے گھروں کے سامنے کسی قسم کا گند نہ ڈالیں۔ بچوں والی خواتین کے لیے علیحدہ مارکیاں بنائی گئی ہیں۔ عورتوں کے لیے بھی کہہ دوں کہ عورتوں کو بغیر ضد کیے انہی بچوں والی مارکیوں میں رہنا چاہیے اور یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہاں شور نہ مچائیں کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بچے تو کم شور مچاتے ہیں لیکن عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ چونکہ وہ اس مارکی میں آ گئی ہیں اس لیے ان کے لیے یہ باتیں کرنا جائز ہو گیا ہے۔ انہیں باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے اور تقریروں کی طرف توجہ دینی چاہیے اور جو پروگرام ہو اسے غور سے سننا چاہیے۔ اور جب وہ خود اپنا نمونہ دکھائیں گی تو بچے بھی خاموشی سے سنیں گے۔ بعض مائیں تو ماشاء اللہ ایسی ہیں جو بچوں کی اس طرح تربیت کرتی ہیں یا ان کی توجہ بٹانے کے لیے ان کے ہاتھ میں کوئی چیز دے دیتی ہیں جس سے بچے اس میں مصروف رہتے ہیں اور مائیں آرام سے پروگرام بھی سن لیتی ہیں لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو آپس میں باتیں کرتی رہتی ہیں اس کی انتظامیہ شکایت کرتی ہے۔ تو یہ شکوہ کبھی پیدا نہ ہونے دیں۔ اور جب انہیں روکا جاتا ہے تو پھر آگے سے ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے حالانکہ قصور دونوں طرف سے ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر کسی کارکن نے سختی سے بات کی ہے تو مہمان نے بھی سختی سے جواب دے کر معاملے کو مزید بگاڑا ہے۔ اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ کسی بھی طرف سے بگاڑ پیدا نہ ہو بلکہ محبت اور پیار کی فضا قائم ہو۔

اسی طرح پارکنگ اور گیٹ سمیت تمام انتظامات ہیں، مہمانوں کو کارکنان سے تعاون کرنا چاہیے تا کہ سارے انتظامات بڑے آرام سے اور رواں طریقے سے چل سکیں۔ اسی طرح مہمانوں کو اپنے اردگرد کے ماحول پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔ اگر کوئی مشکوک چیز دیکھیں تو فوراً اطلاع دیں۔ ایک دوسرے پر نظر رکھنے سے کوئی شریر شرارت کا ارادہ رکھنے والا بھی ہو تو باز آ جاتا ہے یا محتاط ہو جاتا ہے اور اسے شرارت کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔

اس لیے ہر آنے والے کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس نے بھی ماحول کو محفوظ رکھنے اور اس کی حفاظت کے لیے اپنے اردگرد نظر رکھنی ہے۔ اسی طرح ڈسپلن قائم کرنے والی انتظامیہ ہے اس سے بھی لوگوں کو بھرپور تعاون کرنا چاہیے۔ اپنے کارڈ ہمیشہ اپنے پاس رکھیں اور چیک کروائیں۔ جو لوگ قیام گاہوں میں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ کوشش کریں کہ اپنی کوئی قیمتی چیز وہاں چھوڑ کر نہ آئیں۔ یہاں حفاظت کا انتظام بیشک ہے لیکن پھر بھی اپنی قیمتی اشیاء مثلاً رقم وغیرہ جو ہے اپنے ساتھ ہی لے کر آئیں تا کہ کسی قسم کے نقصان کا احتمال نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ سب لوگ اس جلسہ سے بھرپور فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے والے ہوں اور جب یہاں سے واپس جائیں تو اپنی جھولیاں بھر کر واپس جائیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہوئے آپ لوٹیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندگی میں آپ پر اور آپ کی نسلوں پر فضل فرماتا رہے۔ ہمیشہ احمدیت کا ایک کارآمد وجود بن کر دنیا میں آپ زندگی بسر کرنے والے ہوں۔ آپ کی نسلیں بھی اس طرح ایک پاک اور کارآمد وجود بن کر دنیا میں زندگی گزارنے والی ہوں اور اللہ کرے کہ تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے۔

آخر میں یہ بھی بتا دوں کہ گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی مختلف شعبوں کی نمائشیں ہیں اور اچھی معلوماتی اور علم میں اضافہ کا ذریعہ ہیں، دلچسپ ہیں۔ انہیں بھی دیکھنے کی کوشش کریں۔

ایک جگہ ساری نمائشیں جمع ہیں۔ اسی طرح بک سٹال پر نئی کتب بھی آئی ہوئی ہیں وہاں بھی ضرور جائیں۔ وقفہ میں صرف بازاروں میں ہی نہ پھرتے رہیں یا وہیں کی، بازاروں کی خرید و فروخت نہ کریں بلکہ اس روحانی مائدے سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۵/اگست ۲۰۲۵ء صفحہ ۲ تا ۶)

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یہ جو رات دن مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے
اس کی وجہ یہی ہے کہ بغیر اس کے کوئی شجاعت پیدا نہیں ہو سکتی۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 354، مطبوعہ 2018 قادیان)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب آدمی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو تمام انسانوں اور چیزوں اور حاکموں اور افسروں اور دشمنوں اور دوستوں کی قوت اور طاقت ہیچ ہو کر انسان صرف اللہ کو دیکھتا ہے اور اسکے سوائے سب اسکی نظروں میں ہیچ ہو جاتے ہیں پس وہ شجاعت اور بہادری کیساتھ کام کرتا ہے اور کوئی ڈرانے والا اسکو ڈرا نہیں سکتا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 354، مطبوعہ 2018 قادیان)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

صُلح کی گفتگو

سہیل بن عمرو نے جو گفتگو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فرمائی اور جس رنگ میں یہ اہم تاریخی معاہدہ ضبط تحریر میں آیا وہ اسلامی تاریخ کا ایک نہایت دلچسپ ورق ہے جسے سب محدثین اور مؤرخین نے بڑے شوق اور تفصیل کے ساتھ سپرد قلم کیا ہے۔ہم اس جگہ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق اس واقعہ کی موٹی موٹی تفاصیل ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔امام بخاری جو روایت کے لحاظ سے جملہ محدثین میں بلند ترین مقام رکھتے ہیں اس دلچسپ واقعہ کو مندرجہ ذیل صورت میں بیان کرتے ہیں۔

جب سہیل بن عمرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے آیا تو آپؐ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا یہ سہیل آتا ہے اب خدا نے چاہا تو معاملہ سہل ہوجائے گا۔ بہرحال سہیل آیا اور آتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہنے لگا۔آؤ جی (اب لمبی بحث جانے دو) ہم معاہدہ کے لئے تیار ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہم بھی تیار ہیں۔اور اس ارشاد کے ساتھ ہی آپؐ نے اپنے سیکرٹری (حضرت علیؓ) کو بلوا لیا۔ (اور چونکہ شرائط پر ایک عمومی بحث پہلے ہوچکی تھی اور تفاصیل نے ساتھ ساتھ طے پانا تھا)اس لئے کاتب کے آتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا لکھو ’’بسم اللہ الرحمن الرحیم‘‘ سہیل صلح کے لئے تو تیار تھا مگر قریش کے حقوق کی حفاظت اور اہل مکہ کے اکرام کے لئے بھی بہت چوکس رہنا چاہتا تھا فوراً بولا یہ رحمن کا لفظ کیسا ہے ہم اسے نہیں جانتے۔جس طرح عرب لوگ ہمیشہ سے لکھتے آئے ہیں اس طرح لکھو یعنی بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ دوسری طرف مسلمانوں کے لئے بھی قومی عزت اور مذہبی غیرت کا سوال تھا وہ بھی اس تبدیلی پر فوراً چونک پڑے اور کہنے لگے ہم تو ضرور بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھیں گے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ کہہ کر مسلمانوں کو خاموش کرادیا کہ نہیں نہیں اس میں کوئی حرج نہیں جس طرح سہیل کہتا ہے اسی طرح لکھ لو۔ چنانچہ بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ کے الفاظ لکھے گئے۔اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا لکھو ’’یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ نے کیا ہے۔‘‘ سہیل نے پھر ٹوکا کہ یہ رسول اللہ کا لفظ ہم نہیں لکھنے دیں گے۔اگر ہم یہ بات مان لیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں تو پھر تو یہ سارا جھگڑا ہی ختم ہوجاتا ہے اور ہمیں آپ کو روکنے اور آپ کا مقابلہ کرنے کا کوئی حق نہیں رہتا۔بس جس طرح ہمارے ہاں طریق ہے صرف یہ الفاظ لکھو کہ محمد بن عبداللہ نے یہ معاہدہ کیا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’آپ لوگ مانیں نہ مانیں میں خدا کا رسول تو ہوں۔‘‘ مگر چونکہ میں محمد بن عبداللہ بھی ہوں اس لئے چلو یہی سہی۔لکھو کہ ’’محمد بن عبداللہ نے یہ معاہدہ کیا ہے۔‘‘ مگر اس اثناء میں آپؐ کے کاتب حضرت علیؓ معاہدہ کی تحریر میں ’’محمد رسول اللہ‘‘ کے الفاظ لکھ چکے تھے۔آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا محمد رسول اللہ کے الفاظ مٹادو اور ان کی جگہ محمد بن عبداللہ کے الفاظ لکھ دو۔مگر اس وقت جوش کا عالم تھا حضرت علیؓ نے غیرت میں آکر عرض کیا ’’یارسول اللہ! میں تو آپ کے نام کے ساتھ سے رسول اللہ کے الفاظ کبھی نہیں مٹاؤں گا۔‘‘ آپؐ نے ان کی از خود رفتہ حالت کو دیکھ کر فرمایا اچھا تم نہیں مٹاتے تو مجھے دو میں خود مٹا دیتا ہوں۔پھر آپ نے معاہدہ کا کاغذ (یا جو کچھ بھی وہ تھا) ہاتھ میں لے کر اور حضرت علیؓ سے ان الفاظ کی جگہ پوچھ کر رسول اللہ کے الفاظ اپنے ہاتھ سے کاٹ دئے اور ان کی جگہ ابن عبداللہ کے الفاظ لکھ دئے۔

اس کے بعد آپؐ نے لکھوایا کہ ’’معاہدہ یہ ہے کہ اہل مکہ ہمیں بیت اللہ کے طواف سے نہیں روکیں گے۔‘‘ سہیل فوراً بولا ’’خدا کی قسم اس سال تو یہ ہرگز نہیں ہوسکے گا ورنہ عربوں میں ہماری ناک کٹ جائے گی۔ہاں اگلے سال آپ لوگ آکر طواف کرسکتے ہیں۔‘‘ آپؐ نے فرمایا اچھا یہی لکھو۔پھر سہیل نے اپنی طرف سے لکھایا کہ یہ بھی شرط ہوگی کہ اہل مکہ میں سے کوئی شخص مسلمانوں کے ساتھ جاکر شامل نہیں ہوسکے گا خواہ وہ مسلمان ہو۔اور اگر ایسا کوئی شخص مسلمانوں کی طرف جائے گا تو اسے واپس لوٹا دیا جائے گا۔صحابہ نے اس پر شور مچایا کہ سبحان اللہ! یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک شخص مسلمان ہوکر آئے اور ہم اسے لوٹا دیں۔اسی بات پر جھگڑا ہورہا تھا کہ اچانک قریش مکہ کے سفیر سہیل بن عمرو کا لڑکا ابوجندل بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں جکڑا ہوا اس مجلس میں گرتا پڑتا آپہنچا۔اس نوجوان کو اہل مکہ نے مسلمان ہونے پر قید کرلیا تھا اور سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا۔جب اسے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ کے اس قدر قریب تشریف لائے ہوئے ہیں تو وہ کسی طرح اہل مکہ کی قید سے چھوٹ کر اپنی بیڑیوں میں جکڑا ہوا گرتا پڑتا حدیبیہ میں پہنچ گیا اور اتفاق سے پہنچا بھی اس وقت جب کہ اس کا باپ معاہدہ کی یہ شرط لکھا رہا تھا کہ ہر شخص جو مکہ والوں میں سے مسلمانوں کی طرف آئے وہ خواہ مسلمان ہی ہو، اسے واپس لوٹا دیا جائے گا۔ابوجندل نے گرتے پڑتے اپنے آپ کو مسلمانوں کے سامنے لا ڈالا اور دردناک آواز میں پکار کر کہا کہ ’’اے مسلمانو! مجھے محض اسلام کی وجہ سے یہ عذاب دیا جارہا ہے ،خدا کے لئے مجھے بچاؤ۔‘‘ مسلمان اس نظارہ کو دیکھ کر تڑپ اٹھے مگر سہیل بھی اپنی ضد پر اڑ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہنے لگا۔یہ پہلا مطالبہ ہے جو میں اس معاہدہ کے مطابق آپ سے کرتا ہوں اور وہ یہ کہ ابوجندل کو میرے حوالہ کردیں۔ آپؐ نے فرمایا ’’ابھی تو معاہدہ تکمیل کو نہیں پہنچا۔‘‘ سہیل نے کہا اگر آپ نے ابوجندل کو نہ لوٹایا تو پھر اس معاہدہ کی کارروائی ختم سمجھیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’آؤ آؤ، جانے دو اور ہمیں احسان ومروت کے طور پر ہی ابوجندل کو دے دو۔‘‘ سہیل نے کہا نہیں نہیں یہ کبھی نہیں ہوگا۔آپ نے فرمایا ’’سہیل !ضد نہ کرو۔میری یہ بات مان لو۔‘‘ سہیل نے کہا میں یہ بات ہرگز نہیں مان سکتا۔اس موقع پر ابوجندل نے پھر پکار کر کہا۔اے مسلمانو! کیا تمہارا ایک مسلمان بھائی اس شدید عذاب کی حالت میں مشرکوں کی طرف واپس لوٹا دیا جائے گا؟ یہ ایک عجیب بات ہے کہ اس وقت ابوجندل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپیل نہیں کی بلکہ عامۃ المسلمین سے اپیل کی جس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ وہ جانتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل میں خواہ کتنا ہی درد ہو آپؐ کسی صورت میں معاہدہ کی کارروائی میں رخنہ نہیں پیدا ہونے دیں گے۔مگر غالباً عامۃ المسلمین سے وہ یہ توقع رکھتا تھا کہ وہ شاید غیرت میں آکر اس وقت جبکہ ابھی معاہدہ کی شرطیں لکھی جارہی تھیں کوئی ایسا رستہ نکال لیں جس میں اس کی رہائی کی صورت پیدا ہوجائے۔مگر مسلمان خواہ کیسے ہی جوش میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مرضی کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے تھے۔آپؐ نے کچھ وقت خاموش رہ کر ابوجندل سے دردمندانہ الفاظ میں فرمایا ’’اے ابوجندل! صبر سے کام لو اور خدا کی طرف نظر رکھو۔خدا تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے دوسرے کمزور مسلمانوں کے لئے ضرور خود کوئی رستہ کھول دے گا، لیکن ہم اس وقت مجبور ہیں کیونکہ اہل مکہ کے ساتھ معاہدہ کی بات ہوچکی ہے اور ہم اس معاہدہ کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔‘‘

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 763 تا 767، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ✡ کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کرکے دیکھا ✡ نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مصطفیؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت ✡ اُس سے یہ نُور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مُدام ✡ دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آپکو کوشش کرنی چاہئے کہ آپ میرے خطباتِ جمعہ کو توجہ سے سنیں اور ان سے پورا فائدہ اٹھائیں آپ سبکو چاہئے کہ آپ mta باقاعدگی سے دیکھیں کیونکہ اس پر متعدد اعلیٰ پروگرام نشر ہوتے ہیں جو ہماری روحانیت کو ترقی دینیوالے ہیں۔

(جلسہ سالانہ آئرلینڈ 3/ اکتوبر 2021ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

عصرِ حاضر میں لازم ہے کہ آپ تعلیمی اور تربیتی امور کیطرف توجہ دیں تا کہ آپ اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کے بارہ میں اپنے علم اور عرفان میں اضافہ کرسکیں اور اپنے ایمان میں ترقی کریں اور مثالی احمدی مسلمان بن سکیں۔

(جلسہ سالانہ آئرلینڈ 3/ اکتوبر 2021ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

M.F. STEELS & ALUMINIUM

Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.

Sk. Muneer Ahmed
7008220172 9437147910
ahmedmuneersk@gmail.com

طالب دعا: شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

تذکارِ مہدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

مجھے خدا تعالیٰ کا ثبوت مل گیا

اگر کسی غیر شخص کو مذہب کے معاملہ میں جج ماننا جائز ہو تو ماں باپ کی رائے کو ہی کیوں نہ مانا جائے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جسے میں کسی صورت میں نہیں مان سکتا میری تو یہ حالت ہے کہ باوجودیکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں پیدا ہوا، ابھی میری عمر گیارہ برس کی تھی کہ میں نے ایک دن خیال کیا کہ کیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے مانتا ہوں کہ میں اُن کا بیٹا ہوں یا میرے پاس اُن کی صداقت کے ثبوت ہیں۔ میں اُس وقت گھر سے باہر تھا اور میں نے خیال کیا کہ اگر میرے پاس ان کی صداقت کے ثبوت نہیں ہیں تو میں گھر میں واپس نہ جاؤں گا بلکہ یہیں سے اِسی وقت کہیں باہر چلا جاؤں گا۔ جب میں نے اپنے دل میں اِس سوال کو حل کرنا شروع کیا کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعویٰ میں سچے ہیں یا نہیں؟ تو میں نے اِس سوال کو قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں حل کرنا چاہا۔ اِس پر مجھے خیال آیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی صداقت کے ثبوت میرے پاس ہیں؟ یا میں ان کو بھی اِسی لئے سچا سمجھتا ہوں کہ میں نے ماں باپ سے سنا ہے کہ یہ سچے ہیں۔ تب میں نے اپنے دل میں اس سوال پر بحث شروع کی کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سچے ہیں؟ اِس سوال پر غور کرتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ کیا توحیدِ الٰہی کے ثبوت میرے پاس ہیں؟ یا میں اسے صرف اس لئے مانتا ہوں کہ میرے ماں باپ اس کے قائل ہیں۔ تب میں نے خدا تعالیٰ کی پیدا کی گئی کائنات اور اُس کی قدرتوں سے اِس سوال کو حل کرنا شروع کیا اور توحیدِ الٰہی پر غور کرتا گیا حتّٰی کہ میرا دماغ تھک گیا اور آرام کرنا چاہا مگر میں نے فیصلہ کیا کہ یا تو میں اِس سوال کو حل کر کے چھوڑوں گا اور یا میں گھر میں داخل نہ ہوں گا۔ اُس وقت آسمان صاف تھا اور یہ آخری سوال تھا جسے میں حل کرنا چاہتا تھا میں نے خیال کیا کہ جب ہر چیز کہیں نہ کہیں جا کر ختم ہو جاتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو غیر محدود ماننا کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کو غیر محدود ماننا درست ہے تو دوسری چیزوں کے متعلق بھی ایسا کیوں نہ سمجھا جائے اور میری طبیعت یہاں آکر رکی کہ خدا تعالیٰ کا غیر محدود ہونا سمجھ میں نہیں آسکتا اور محدود خدا نہیں ہو سکتا۔ میری نظر ستاروں پر پڑی اور وہ بہت خوبصورت نظر آتے تھے۔ میں نے خیال کرنا شروع کیا کہ ان کے پیچھے اور کیا ہوگا؟ میرے نفس نے جواب دیا کہ اور ستارے ہوں گے پھر میں نے خیال کیا کہ ان کے پیچھے اور کیا ہوگا؟ اور پھر میرے نفس نے جواب دیا کہ اور ستارے ہوں گے۔ اور ان کے پیچھے؟ تب میرے نفس نے جواب دیا کہ یہ تو ایک لامتناہی سلسلہ بن گیا یہ کہاں ختم ہوگا اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ محدود دماغ میں نہیں آسکتا اور اِس کی حد بندی نہیں کی جاسکتی۔ تب میرا دماغ واپس لوٹا اور میں سمجھ گیا کہ خدا تعالیٰ اپنے آپ کو اپنی قدرتوں سے ظاہر کرتا ہے اور مجھے پتہ لگ گیا کہ اِسی سوال کو حل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اِس دنیا کو پیدا کیا ہے۔ ہم ستاروں کے بارہ میں جب یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ یہ سلسلہ کہاں ختم ہوتا ہے اور زمین کے بارہ میں یہ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے کہ اس کی جگہ پہلے کیا تھا؟ کہا جاتا ہے پہلے پانی ہی پانی تھا تو پھر سوال ہوتا ہے کہ اِس سے پہلے کیا تھا اور پھر اس سے پہلے کیا تھا، یہ ایک لامتناہی سلسلہ بن جاتا ہے کہ جسے سمجھنا ممکن نہیں مگر ہم اِن دونوں چیزوں کا انکار بھی نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی ان کا انکار کرے تو لوگ اُسے پاگل کہیں گے اور ان کی موجودگی میں خدا تعالیٰ کے بارہ میں شبہ کرنا بھی ویسا ہی پاگلانہ خیال ہے اور اِس طرح یکدم مجھے خدا تعالیٰ کا ثبوت مل گیا۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید سے آپؐ کے سچے ہونے کا ثبوت مل گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت مل گیا۔ تو میں جس نے مذہب کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی بغیر ثبوت کے حَکم ماننا تسلیم نہ کیا وہ کسی اور کو مذہبی عقائد کے بارہ میں جج کیوں کر مان سکتا ہے؟

(بعض اہم اور ضروری امور (1944ء)

(انوار العلوم جلد 17 صفحہ 471 تا 473)

ٹیپو سلطان

مجھے یاد ہے ایک دفعہ ایک کتا ہمارے دروازے پر آیا۔ میں وہاں کھڑا تھا۔ اندر کمرہ میں حضرت صاحبؑ تھے۔ میں نے اس کتے کو اشارہ کیا اور کہا ٹیپو، ٹیپو، ٹیپو...... حضرت صاحبؑ بڑے غصے سے باہر نکلے اور فرمایا تمہیں شرم نہیں آتی کہ انگریزوں نے تو دشمنی کی وجہ سے اپنے کتوں کا نام ایک صادق مسلمان کے نام پر ٹیپو رکھ دیا ہے اور تم اُن کی نقل کر کے کتے کو ٹیپو کہتے ہو۔ خبردار آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ میری عمر اس وقت شائد آٹھ نو سال کی تھی۔ وہ پہلا دن تھا جب سے میرے دل کے اندر سلطان ٹیپو کی محبت قائم ہوگئی اور میں نے سمجھا کہ سلطان ٹیپو کی قربانی رائیگاں نہیں گئی۔ خدا تعالیٰ نے اس کے نام کو اتنی برکت دی کہ آخری زمانہ کا مامور بھی اس کی قدر کرتا تھا اور اس کے لئے غیرت رکھتا تھا۔

(الفضل یکم اپریل 1958ء جلد 47/12 نمبر 85 صفحہ 3)

آگ سے ہمیں مت ڈراؤ
آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے

جن دنوں کلارک کا مقدمہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوروں کو دعا کے لئے کہا تو مجھے بھی کہا کہ دعا اور استخارہ کرو میں نے اس وقت رؤیا میں دیکھا کہ ہمارے گھر کے اردگرد پہرے لگے ہوئے ہیں۔ میں اندر گیا جہاں سیڑھیاں ہیں وہاں ایک تہہ خانہ ہوتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت صاحبؑ کو وہاں کھڑا کر کے آگے اُپلے چن دیئے گئے ہیں اور ان پر مٹی کا تیل ڈال کر کوشش کی جارہی ہے کہ آگ لگا دیں۔ مگر جب دیا سلائی سے آگ لگاتے ہیں تو آگ نہیں لگتی۔ وہ بار بار آگ لگانے کی کوشش کرتے ہیں مگر کامیاب نہیں ہوتے۔ میں اس سے بہت گھبرایا لیکن جب میں نے اس دروازے کی چوکھٹ کی طرف دیکھا تو وہاں لکھا تھا کہ:

’’جو خدا کے بندے ہوتے ہیں ان کو کوئی آگ جلا نہیں سکتی۔‘‘

(سوانح فضل عمر جلد اوّل صفحہ 154-153)

سیّدانی فقیرنی

ایک دفعہ ایک سیدانی فقیرنی ہمارے گھر آئی۔ میں اس وقت چھوٹا تھا۔ وہ آکر چارپائی پر بیٹھ گئی اور کہنے لگی میں آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں مجھے کچھ دو۔ حضرت صاحب نے بھی کچھ دیا اور گھر کے لوگوں نے بھی دیا۔ پھر اس نے پانی مانگا۔ مگر جب ایک عورت نے اسے پانی دیا تو سخت ناراض ہو کر کہنے لگی اُمتیوں کے گلاس میں مجھے پانی دیتی ہے۔ ہم سادات آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اول تو پانی پلانے کے لئے نیا گلاس چاہئے تھا اور اگر پرانے ہی میں پانی دینا تھا تو پہلے اسے اچھی طرح مانجھنا تھا۔ اب وہ فقیرنی ہو کر آئی تھی مگر باوجود اس کے اس میں وہ عادت موجود تھی جو ناواجب ادب و احترام کرتے رہنے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

(خطبات محمود جلد 10 صفحہ 70)

(تذکار مہدی صفحہ 82 تا 86، ایڈیشن 2020، یوکے)

۞۞۞۞

اعلان نکاح

۞ مکرم راجہ اویس احمد خان صاحب ابن مکرم راجہ ضمیر احمد خان صاحب جماعت احمدیہ یاری پورہ کولگام کشمیر کا نکاح مکرمہ حامدہ اشرف میر صاحبہ بنت مکرم محمد اشرف میر صاحب جماعت احمدیہ ریشی نگر شوپیاں کشمیر کے ساتھ مورخہ 18.06.25 کو -/2,00,000 (دو لاکھ روپئے) حق مہر کے عوض مکرم اعجاز احمد گنائی صاحب انسپکٹر وقف جدید نے مکرم محمد اشرف میر صاحب کے دولت خانہ پر پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندان کے لئے یہ نکاح مبارک فرمائے اور نیک و شیریں ثمرات کا باعث بنائے۔ (آمین)

ولادت و درخواست دُعا

۞ مکرم محمد طیب احمد صاحب کارکن دفتر بیت المال خرچ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام سعد احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد یونس امروہی صاحب کا پوتا اور مکرم شاکر احمد صاحب کارکن دفتر تزئین کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت و سلامتی، نیک خادم دین اور جماعت کے لئے مفید وجود بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(راجہ جمیل احمد انسپکٹر بدر)

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

HOTEL
HOTEL FIRDOUS
SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737

طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر اور اپنے ایمان کو اعلیٰ ترین معیار تک بلند کر کے آپؑ سے کی ہوئی بیعت کے حق کو پورا کریں اور اپنی پوری قوت کے ساتھ آپ کے مشن کو پورا کریں، بجائے اس کے کہ ہم اپنی مذہبی اقدار پر سمجھوتہ کر کے دنیا کے حصول میں گم ہو جائیں

ہر احمدی کو خلیفہ وقت کا وفادار اور فرمانبردار رہنا چاہیے اور خلیفہ وقت کے ساتھ محبت اور وفاداری کے تعلق میں مضبوطی پیدا کرنی چاہیے
یہ ہماری مستقل ترقی کی کنجی ہے اور اس ذریعہ سے ہم جماعت کی کامیابی کو مشاہدہ کرنے والے ہو سکتے ہیں
آپ کو ایم ٹی اے باقاعدگی کے ساتھ دیکھنا چاہیے اور اپنے اہل خانہ، خصوصاً اپنے بچوں کو اس کی عادت ڈالیں
بالخصوص میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سنیں اور میری تمام ہدایات اور نصائح پر عمل کریں

آپ کو تبلیغ کے لیے اور احباب جماعت کی تربیت کے لئے نئے منصوبے بنانے چاہئیں تا کہ آپ مزید ترقی کریں
اور آنے والے سالوں میں جماعت کی ترقی اور بہتری کئی گنا زیادہ ہو جائے
ان پروگراموں کو لاگو کرنے کی ذمہ داری صرف عہدیداروں ہی کی نہیں بلکہ تمام احباب جماعت کو بھی اس میں پوری طرح شامل ہونا چاہیے
اور ان پاک مقاصد کے حصول میں بھرپور محنت کرنی چاہیے

فجی کے پچاسویں جلسہ سالانہ 2024ء کے موقعہ پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز پیغام کا اردو مفہوم

پیارے احباب جماعت احمدیہ فجی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا پچاسواں جوبلی جلسہ سالانہ 14 اور 15 دسمبر 2024ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ کے جلسے کو عظیم کامیابی سے نوازے اور آپ تمام شاملین جلسہ بے پایاں فضلوں کے وارث بنیں اور ہمارے مذہب اسلام اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے بارے میں اپنے علم کو بڑھانے والے ہوں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم فضل ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہم پر نازل ہوا ہے۔ یہ جلسہ جس کے لیے آپ سب ایک بار پھر سے جمع ہوئے ہیں کوئی دنیاوی فوائد کے حصول یا تفریح کی جگہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ احباب جماعت اپنی اخلاقی حالتوں کو درست کرنے کے لیے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ جلسہ ہمارے عقائد کے متعلق زیادہ علم حاصل کرنے اور ان پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کا موقع فراہم کرنے والا ہونا چاہیے تا کہ دنیا میں امن و آشتی پیدا ہو۔

یقیناً اس جلسہ کو آپ کے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے والا ہونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا خوف آپ کے دلوں میں پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ درحقیقت آپ کا واحد مقصد اللہ کی خوشنودی کا حصول ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(اشتہار 7/دسمبر ۱۸۹۲ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۱)

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ اگر انہیں قبول کرنے اور بیعت کرنے کے بعد ہم روحانی ترقی اور اعلیٰ اخلاقی معیار کے حصول کی کوشش نہیں کر رہے تو ہم اپنی بیعت کے حقیقی مقصد کو پورا کرنے والے نہیں بن رہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جنہیں سب شاملین جلسہ کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے دس شرائط بیعت مقرر کی ہیں۔ ہر شرط بیعت اپنے اندر بے انتہا حکمتیں رکھتی ہے۔ یہ شرائط بیعت ہماری زندگی کے ہر مرحلے میں راہنما ہونی چاہئیں۔ پس ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اور اپنے ایمان کو اعلیٰ ترین معیار تک بلند کر کے آپؑ سے کی ہوئی بیعت کے حق کو پورا کریں اور اپنی پوری قوت کے ساتھ آپ کے مشن کو پورا کریں، بجائے اس کے کہ ہم اپنی مذہبی اقدار پر سمجھوتہ کر کے دنیا کے حصول میں گم ہو جائیں۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نظام خلافت سے نوازا ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کو خلیفہ وقت کا وفادار اور فرمانبردار رہنا چاہیے۔ اور خلیفہ وقت کے ساتھ محبت اور وفاداری کے تعلق میں مضبوطی پیدا کرنی چاہیے۔ یہ ہماری مستقل ترقی کی کنجی ہے اور اس ذریعہ سے ہم جماعت کی کامیابی کو مشاہدہ کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ آپ کو ایم ٹی اے باقاعدگی کے ساتھ دیکھنا چاہیے اور اپنے اہل خانہ، خصوصاً اپنے بچوں کو اس کی عادت ڈالیں۔ بالخصوص میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سنیں اور میری تمام ہدایات اور نصائح پر عمل کریں۔

اب جبکہ آپ نے پچاسویں جلسہ سالانہ کا سنگ میل طے کر لیا ہے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ خود کو مضبوط عزم و ہمت اور پوری لگن کے ساتھ جماعت کے لیے وقف کر دیں۔ آپ کو صرف اس تاریخی سنگ میل کے حصول پر ہی خوش نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ خود سے سوال کرنا چاہیے کہ آپ نے کیا حاصل کیا اور کیسے آپ اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں اور مزید ترقی حاصل کر سکتے ہیں اور کیسے ہم اپنی کمزوریاں دُور کر سکتے ہیں۔ صرف وہی قومیں فتح یاب ہوتی ہیں جو مستقل طور پر خود کو بہتر کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور مزید آگے بڑھنے کے لیے نئے منصوبے بناتی ہیں۔

لہٰذا آپ کو تبلیغ کے لیے اور احباب جماعت کی تربیت کے لئے نئے منصوبے بنانے چاہئیں تا کہ آپ مزید ترقی کریں اور آنے والے سالوں میں جماعت کی ترقی اور بہتری کئی گنا زیادہ ہو جائے۔ ان پروگراموں کو لاگو کرنے کی ذمہ داری صرف عہدیداروں ہی کی نہیں بلکہ تمام احباب جماعت کو بھی اس میں پوری طرح شامل ہونا چاہیے اور ان پاک مقاصد کے حصول میں بھرپور محنت کرنی چاہیے۔ اللہ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل فرمائے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 29 جنوری 2025ء)

❁❁❁❁

نور ہسپتال قادیان کے لئے ایک سافٹ ویئر انجینئر کی ضرورت ہے

مطلوبہ کوائف/تعلیمی قابلیت/تجربہ

(1) اُمیدوار کمپیوٹر کے میدان میں کم از کم UG/PG کی ڈگری رکھتا ہو۔
(2) ہنگامی حالت میں کمپیوٹر کے مسائل خود حل کرنے کے لئے Coding and Syntax + Semantics کا بخوبی علم رکھتا ہو۔
(3) Coding and Software Development میں کم از کم دو سالہ تجربہ ہو۔
(4) اُمیدوار کی عمر 30 سال سے زائد نہ ہو۔ (استثنائی صورت پر غور کیا جا سکتا ہے)
(5) اُمیدوار صحت مند ہو۔ دینی و اخلاقی حالت اچھی ہو۔ مہذب ہو، مریضوں اور کام کرنے والوں کے ساتھ حِلم کا رویہ رکھتا ہو۔

ضروری ہدایات

(1) ہفت روزہ اخبار بدر میں شائع آخری اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہوں گی انہیں پر غور ہوگا۔
(2) خواہشمند اُمیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے ضلع امیر/ مقامی امیر/ صدر جماعت/ مبلغ انچارج کے تصدیقی دستخط مع مہر کے ساتھ ارسال کریں۔
(3) انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں اُمیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی اُمیدوار خدمت کا اہل ہوگا جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوگا۔
(4) سفر خرچ قادیان آمد و رفت و اخراجات میڈیکل سرٹیفکیٹ اُمیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔
(5) بوقتِ انٹرویو اپنی اصل تعلیمی سندات اپنے ہمراہ لانا ضروری ہوگا۔

نوٹ: انٹرویو کی تاریخ سے اُمیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائے گا۔

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان، گورداسپور پنجاب۔ پن کوڈ: 143516
موبائل: 9682587713,9888232530,9682627592
دفتر: 01872-501130
Email:diwan@qadian.in

اگر ہم دعا کا حق ادا کرتے ہوئے دعاؤں کی طرف توجہ دیں گے تو پھر ہی کامیابی ہے، ہمارا ہتھیار تو صرف دعائیں ہیں

سریہ حضرت عمر بن خطابؓ، سریہ حضرت بشیر بن سعدؓ، سریہ حضرت غالب بن عبداللہ لَیْثِی بطرف مَیْفَعَ، سریہ حضرت بشیر بن سعدؓ بطرف یُمن اور جَبَار، سَرِیَّہ اَخْرَمُ بن ابی عَوْجَاء بطرف بَنُو سُلَیم، سَرِیَّہ حضرت غالب بن عبداللہ لَیْثِی بطرف کَدِیْد سریات کا مختصر بیان

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18/اپریل 2025 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: ہمیں کامیابی کب حاصل ہوگی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اگر ہم دعا کا حق ادا کرتے ہوئے دعاؤں کی طرف توجہ دیں گے تو پھر ہی کامیابی ہے ہمارا ہتھیار تو صرف دعائیں ہیں۔

سوال: سریہ حضرت عمر بن خطابؓ کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سریہ حضرت عمر بن خطاب شعبان 7/ہجری میں ہوا۔

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو کس قبیلہ کی طرف بھیجا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو ہوازن قبیلہ کی طرف تُرَبَہ مقام کی طرف بھیجا۔

سوال: تُرَبَہ مدینہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: تُرَ بَہ مدینہ سے تقریباً 333 میل کے فاصلے پر صَنعاء اور نجران کی شاہراہ پر واقع ہے۔

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو کتنے افراد کے ساتھ بھیجا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو تیس افراد کے ساتھ یہاں بھیجا۔

سوال: سریہ حضرت عمر بن خطاب کو بھیجنے کی کیا وجہ تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس سریہ کو بھیجنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہلِ تُرَ بَہ کی طرف سے اسلام کے خلاف سازشوں کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔

سوال: حضرت عمرؓ روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ کون سا شخص گائڈ تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ بنوھِلَال کا ایک شخص گائیڈ تھا۔

سوال: سریہ حضرت بشیر بن سعدؓ کس کی طرف ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سریہ حضرت بشیر بن سعدؓ فَدَک میں بَنُو مُرّہ کی طرف ہے۔

سوال: سریہ حضرت بشیر بن سعدؓ کب ہوا اور کس کی قیادت میں ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ سریہ شعبان 7/ہجری میں حضرت بشیر بن سعدؓ کی قیادت میں ہوا۔

سوال: حضرت بشیر بن سعدؓ کی کنیت کیا تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت بشیر بن سعدؓ کی کنیت ابونعمان تھی۔

سوال: حضرت بشیر بن سعدؓ کے والد صاحب کا کیا نام تھا اور انکا تعلق کون سے قبیلہ سے تھا؟

جواب: حضرت بشیر بن سعدؓ کے والد صاحب سعد بن ثعلبہ تھے۔ قبیلہ خزرج سے ان کا تعلق تھا۔

سوال: حضرت بشیر بن سعدؓ لکھنا پڑھنا کب سے جانتے تھے؟

جواب: حضو انور نے فرمایا: حضرت بشیر بن سعدؓ زمانہ جاہلیت میں لکھنا جانتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب عرب میں بہت کم لوگ لکھنا جانتے تھے۔

سوال: حضرت بشیر بن سعدؓ نے کب بیعت کی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: انہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ میں کی جس میں ستر انصار شامل ہوئے تھے۔

سوال: حضرت بشیر بن سعدؓ کون کون سے غزوات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق اور باقی کے تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔

سوال: انصار کے پہلے شخص کون تھے جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر سَقِیفَہ بنوساعدہ کے دن بیعت کی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت بشیر بن سعدؓ انصار کے پہلے شخص تھے جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر سَقِیفَہ بنوساعدہ کے دن بیعت کی تھی۔

سوال: عَیْنُ التَّمر کہاں پر واقع ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: عَیْنُ التَّمر کوفہ کے قریب ایک جگہ ہے۔

سوال: مسلمانوں نے عَیْنُ التَّمر پر فتح کب حاصل کی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں نے بارہ ہجری میں حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں اس علاقے کو فتح کیا۔

سوال: سریہ حضرت غالب بن عبداللہ لَیْثِی بطرف مَیْفَعَہ کب ہوا؟

جواب: سریہ حضرت غالب بن عبداللہ لَیْثِی بطرف مَیْفَعَہ سریہ رمضان سات ہجری میں ہوا۔

سوال: سریہ حضرت بشیر بن سعدؓ کس کی طرف تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: سریہ حضرت بشیر بن سعدؓ یُمن اور جَبَار کی طرف تھا۔

سوال: سریہ حضرت بشیر بن سعدؓ کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ سریہ شوال 7/ہجری میں ہوا۔

سوال: یُمن اور جبار کہاں واقع ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یُمن اور جبار فَدَک اور وادی القرٰی کے درمیان خیبر کے قریب بنوغطفان کا علاقہ تھا۔

سوال: سَرِیَّہ اَخْرَمُ بن ابی عَوْجَاء بطرف بَنُو سُلَیم کب ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ سریہ ذوالحجہ 7 ہجری میں ہوا۔

سوال: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اَخْرَم کو کتنے آدمیوں کے ساتھ بنوسُلَیم کی طرف بھیجا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اَخْرَم کو پچاس آدمیوں کے ساتھ بنوسُلَیم کی طرف بھیجا جو مدینہ کے قریب آباد تھے۔

سوال: سَرِیَّہ حضرت غالب بن عبداللہ لَیْثِی بطرف کَدِیْد کب ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت غالب بن عبداللہ لَیْثِی کو کب روانہ فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت غالب بن عبداللہ لیثی کو صفر 8 ہجری میں بنولَیث کی شاخ بنومُلَوِّح کی طرف روانہ کیا۔

سوال: بنومُلَوِّح کہاں رہتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنومُلَوِّح کَدِید میں رہتے تھے۔

سوال: کدید مدینہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟

جواب: کدید مدینہ سے تقریباً دوسو آٹھ میل کے فاصلے پر تھا۔

❁❁❁

وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ

خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں (حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22 دسمبر 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: ہر احمدی کا کیا کام ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کا کام ہے کہ اٹھے اور خدا تعالیٰ کے تصور کی صحیح تصویر اور اسلام کا صحیح تصور پیش کر کے ان لوگوں کو اس بھٹکی ہوئی راہ سے واپس لائے اور اکثریت کے دل میں خدا تعالیٰ اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدا تعالیٰ کے مقدس بندوں کے لئے محبت اور اخلاص کے جذبات پیدا کردیں تاکہ تمام انسانیت جنگوں کی بجائے سچائی پر قائم ہوتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والی بنے اور روحانیت میں ترقی ہو۔

سوال: آجکل مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف کیوں اعتراضات ہوتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج کل مغربی ممالک میں اسلام کے خلاف ایک بڑی شدید رو چلی ہوئی ہے بعض بظاہر مسلمانوں کے ہمدرد بن کر اسلام کی تعلیم کی بعض خامیوں کی نشاندہی کرتے ہیں کہ فی زمانہ ان پر عمل نہیں ہوسکتا اور ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو اسلام کی تعلیم پر اس لئے اعتراض کرتا ہے کہ وہ مذہب کے ہی خلاف ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات اور وجود کے ہی وہ لوگ منکر ہیں اور ان کا نظریہ یہ ہے کہ خدا کی ذات کا تصور ہی ہے جس نے دنیا میں یہ سب فساد پھیلایا ہوا ہے۔

سوال: ماضی میں جنہوں نے انبیاء پر اعتراضات کئے ان کا کیا ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ماضی میں جنہوں نے انبیاء کا انکار کیا، ان سے استہزا کیا، برائیوں اور شرک میں ڈوب گئے اور پھر اس کے نتیجہ میں ان پر عذاب بھی آئے۔

سوال: اللہ تعالیٰ انبیاء کو کیوں بھیجتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء اس لئے بھیجے تھے یا بھیجتا ہے کہ ان کو مان کر بگڑے ہوئے لوگ راہ راست پر آجائیں اور اس دنیا یا آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائیں۔

سوال: آجکل کے لوگوں میں کون کون سی گذشتہ برائیاں موجود ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آج دیکھ لیں وہ کونسی برائی ہے جو گذشتہ قوموں میں تھی اور آج کل کے لوگوں میں نہیں ہے اور انبیاء کے سمجھانے کے باوجود سوائے چند لوگوں کے وہ ان برائیوں سے نہیں رکے تھے۔ ان قوموں کے لوگ بے حیائیوں میں بڑھے ہوئے تھے، اخلاقی برائیوں میں بڑھے ہوئے تھے، تجارتوں کی دھوکے بازیوں میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ یہ لوگ اگر چھوٹے پیمانے پر دھوکے بازی نہیں کرتے تو بڑے پیمانے پر دھوکے بازیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ اپنے ہم قوموں سے نہیں کرتے تو غیر قوموں سے دھوکے بازیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ تو یہ سب کچھ یہاں بھی چل رہا ہے۔ جھوٹ میں وہ لوگ انتہا تک پہنچے ہوئے تھے جو آج بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ شرک میں وہ لوگ بڑھے ہوئے تھے جو آج بھی ہم دیکھتے ہیں۔

سوال: اوپیرا (Opera) میں کون سے ڈرامہ رچایا گیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اوپیرا (Opera) میں ڈرامہ رچایا گیا ہے جس میں انبیاء کی ہتک کی گئی

ہے کہ ایک جہاز سمندر کے طوفان کی زد میں آ گیا۔ بادشاہ نے سمندر کے دیوتا کو کہا اس نے یہ دعا کی کہ اگر وہ محفوظ طریقے پر خشکی پر پہنچ گیا تو سب سے پہلے جس شخص کو دیکھے گا اس کی قربانی پیش کرے گا۔ اتفاق سے سب سے پہلا شخص جس پر اس کی نظر پڑی وہ اس کا اپنا بیٹا تھا۔ تو اس نے اپنا ارادہ بدل لیا۔ اس پر خدا ناراض ہو جاتا ہے اور دیوتا ناراض ہو جاتا ہے، قوم پر بڑی تباہی آتی ہے۔ اس پر بادشاہ اپنی قربانی پیش کرتا ہے تو عذاب ٹلتا ہے۔ اب کیونکہ مذہب کا بھی مذاق اڑانا تھا اور خاص طور پر مسلمانوں کو ٹارگٹ بنانا تھا، نشانہ بنانا تھا۔ اس لئے اب کہانی میں ذرا سی تبدیلی کر کے ایک یونانی دیوتا اور ایک حضرت بدھ، حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلط قسم کی منظر کشی کر کے نہایت ظالمانہ فعل کے مرتکب ہوئے ہیں۔ بہر حال اب کہانی کو اس ظالمانہ منظر کشی کے بعد اس طرح بدلا گیا ہے کہ بادشاہ نے قربانی نہ کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا اس میں اب کہتے ہیں کہ وہ ٹھیک تھا اور انسانی عقل کو خدا کے ظالمانہ فیصلے پر غالب آنا چاہئے تھے۔ اور انبیاء کو اب انہوں نے خدا تعالیٰ کے عمومی ظلموں (نعوذ باللہ) کے اظہار کے سمبل (Symbol) کے طور پر پیش کیا ہے۔ تو یہ ڈرامہ یہاں ایک دفعہ دکھایا جا چکا ہے اور چند دن تک دوسری دفعہ بھی ان کا دکھانے کا ارادہ ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل امریکہ ویورپ کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: اگر اہل امریکہ ویورپ ہمارے سلسلہ کی طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ معذور ہیں اور جب تک ہماری طرف سے ان کے آگے اپنی صداقت کے دلائل نہ پیش کئے جاویں وہ انکار کا حق رکھتے ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یورپ اور امریکہ میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کا کیا ذکر فرمایا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مَیں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانے کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے خاص ہاتھ سے دھکاّ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ انبیاء کو کیوں بھیجتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اور رحم کی وجہ سے ہی اپنے انبیاء بھیجتا ہے تا کہ اپنے بندوں کو شیطان کے چنگل سے نکالے اور وہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم تم سے اس خدمت کا کوئی اجر نہیں مانگتے ہمارے لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ (ھود:52) میرا اجر اس ہستی کے ذمّہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ اور یہ پیغام بھی ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس قوم کے ہر فرد تک پہنچا دے کہ اے بھولے بھٹکے ہوئے لوگو! اے اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہٹے ہوئے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر رحم کرتے ہوئے اس زمانے میں بھی اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمائندگی میں اپنا ایک نبی مبعوث فرمایا ہے۔

✡✡✡✡

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 مارچ 2025ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ وسیمہ دین صاحبہ

اہلیہ مکرم احمد شبوطی صاحب مرحوم (یمن۔ حال یوکے)

6/مارچ 2025ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ 1939ء میں عدن یمن میں پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حاجی محمد دین تہالوی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت حسینہ بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد دین عدنی صاحب کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کا نکاح دسمبر 1960ء میں حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب رضی اللہ عنہ نے ربوہ میں پڑھایا اور اس موقع پر مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب آپ کے ولی مقرر ہوئے۔ مرحومہ انگلش کی ٹیچر تھیں اور ایک عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ یمن کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کی بیٹی مکرمہ مرویٰ شبوطی صاحبہ MTA3 میں اور داماد مکرم محمد احمد صاحب MTA انٹرنیشنل میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ صفا شبوطی صاحبہ یمن اور دوسری بیٹی مکرمہ مریم شبوطی صاحبہ جرمنی جبکہ بیٹا مکرم ڈاکٹر محمد شبوطی صاحب امریکہ میں مقیم ہیں۔ مرحومہ اپنے بچوں کو ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ سیدہ توصیف رعنا صاحبہ

اہلیہ سید آفتاب حسین زیدی صاحب

(ڈی ایچ اے اسلام آباد)

14/دسمبر 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم سید لال شاہ صاحب (انسپکٹر وصایا وار برٹن ضلع شیخوپورہ) کی پوتی تھیں۔ جو اپنے علاقہ میں بہت تبلیغ کیا کرتے تھے اور شیخوپورہ اور اردگرد کے علاقوں میں ان کا بہت اثر ورسوخ تھا۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، خوش اخلاق، مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بے انتہا احترام اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ 2008ء سے کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا تھیں لیکن ہمیشہ صبر اور حوصلہ سے کام لیا۔ بہت باہمت خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور 3 بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر سید بلال حسن زیدی صاحب (صدر احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آئرلینڈ) اور مکرم سید اعزاز حسین زیدی صاحب (جنرل سرجن یوکے) اور مکرم سید وقار حسن صاحب واقف زندگی نظارت تعلیم ربوہ کی والدہ اور مکرم سید طالب محمود صاحب مربی سلسلہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کی ساس تھیں۔

(2) مکرمہ شہناز قمر صاحبہ

اہلیہ مکرم پرویز اختر صاحب

(سابق امیر ضلع عمرکوٹ۔ سندھ)

3/فروری 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 16 سال بطور صدر لجنہ محمد آباد اسٹیٹ اور 4 سال بطور نگران حلقہ محمد آباد خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہنس مکھ، ملنسار، مہمان نواز، دین کے لیے غیرت رکھنے والی، اعلیٰ اخلاق کی حامل ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم چودھری خادم حسین صاحب کی بیٹی اور مکرم ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب (آف یوکے) کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

(3) مکرم بشیر احمد سیفی صاحب

(سابق صدر محلہ دارالرحمت غربی

وسیکرٹری مال لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

12/فروری 2025ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا مکرم محمد بخش صاحب نے 1907ء میں بیعت کی تھی لیکن وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نہ کر سکے۔ البتہ آپ کے ماموں حضرت محمد موسیٰ صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نے ٹی آئی کالج ربوہ سے بی اے کیا اور 1969ء میں UBL میں آفیسر گریڈ میں بھرتی ہو کر ملازمت کا آغاز کیا۔ ملازمت کے دوران ربوہ کے علاوہ راولپنڈی، جہلم، چنیوٹ اور لالیاں رہے۔ زیادہ عرصہ ربوہ میں مینیجر UBL رہے۔ 2006ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد 14 سال تک رضا کارانہ طور پر نائب قائد عمومی انصار اللہ پاکستان کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ 1984ء سے 2019ء تک لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں سیکرٹری مال اور 25 سال تک دارالرحمت غربی کے صدر محلہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی یادگار خدمت مسجد بیت الناصر کی خوبصورت اور کشادہ تعمیر نَو ہے جو 2009ء میں مکمل ہوئی۔ خدمت دین کے ساتھ ساتھ آپ خدمت خلق کے لیے بھی ہر وقت تیار رہتے تھے۔ آپ کو دوران ملازمت مشکلات اور قید وبند کا سامنا بھی ہوا۔ 1974ء میں حالات خراب ہوئے تو آپ جہلم میں تھے وہاں فسادات میں آپ کے گھر تک جلوس آیا لیکن آپ بحفاظت وہاں سے بچ نکلے۔ 1984ء میں چنیوٹ میں تھے تو آپ پر مذہب کی بنیاد پر مقدمہ بنایا گیا اور اس دوران ایک ماہ جیل میں بھی رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ جرمنی میں آپ کے ایک پوتے مکرم شارب عمران صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

(4) مکرم عبدالمجید طاہر صاحب لائلپوری

(پنشنر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ

حال پیس ویلج۔ کینیڈا)

4/فروری 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے تقریباً 41 سال وکالت دیوان اور وکالت مال ثانی ربوہ میں

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)
ترجمہ: اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے، اے میرے رب! شریر کی شرارت سے مجھے پناہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر

KOLKATA BAZAR MOBILE SHOP
Prop. : Minzarul Hassan
Contact No. 6239691816, 8116091155
Delhi Bazar, Qadian - 143516
Dist. Gurdaspur, PUNJAB

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہو وہ آئیگا انجام کار (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

V-CARE
Food Plaza
Fast Food Restaurant

!! COME HUNGRY !! LEAVE HAPPY !!

Contact : 7250780760
Ramsar Chowk, Ram Das Gupta Path,
Bhagalpur - 812002 (Bihar)

طالبِ دعا: خالد ایوب (جماعت احمدیہ بھاگلپور، صوبہ بہار)

بطور محرر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو لمبا عرصہ کوارٹرز تحریک جدید میں حلقہ کی سطح پر متفرق جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی ہے جس میں بطور خاص سیکرٹری امور عامہ کی خدمت شامل ہے۔ مرحوم نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، ہمدرد، ملنسار، غریب پرور، سادہ طبیعت کے مالک ایک درویش صفت انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ جب بھی الاؤنس ملتا سب سے پہلے چندوں کی ادائیگی کرتے۔ ہمیشہ اپنے سب عزیز و اقارب سے صلہ رحمی کا سلوک رکھا۔ بھائی کی وفات کے بعد ان کی فیملی کی مکمل کفالت کرتے رہے اور ان کی بیٹی کی شادی بھی خود کروائی۔ اسی طرح دو اور فیملیوں کو بھی باقاعدگی سے ہر ماہ مناسب اخراجات کی رقم کینیڈا سے بھجوایا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم عبد الغفار صاحب (کارکن جامعہ احمدیہ جرمنی) کے والد تھے۔ آپ کی ایک پوتی اور پوتے نے کینیڈا میں قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت پائی ہے۔

(5) مکرمہ صادقہ اختر صاحبہ
اہلیہ مکرم پروفیسر کرامت اللہ راجپوت صاحب مرحوم
(کینیڈا۔ حال پاکستان)

8/جون 2024ء کو 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ جماعت کے ایک نیک اور خدمت گزار خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کے دادا حضرت میاں جان محمد صاحب ہیلانی رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ جبکہ آپ کے نانا مکرم پیرا کبر علی صاحب حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کے بڑے بھائی تھے۔ آپ کے والد چودھری احمد جان صاحب کو ضلع کراچی کے پہلے قائد خدام الاحمدیہ اور والدہ مکرمہ امۃ النصیر بیگم صاحبہ کو کراچی کی پہلی صدر لجنہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مرحومہ کے خاوند پروفیسر کرامت اللہ راجپوت صاحب خادم سلسلہ اور نامور شاعر تھے۔ مرحومہ کو ایک لمبا عرصہ بطور سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری تبلیغ لجنہ مانٹریال خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نافع الناس، انتہائی مخلص، ملنسار، نیک سیرت خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ حد درجہ احترام اور عقیدت کا تعلق تھا۔ اولاد کی بڑی اچھی تربیت کی۔ آپ کو اپنا گھر واقع دارالصدر ربوہ صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کرنے کی بھی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم صفی اللہ راجپوت صاحب کو کینیڈا میں بطور ریجنل امیر ہالٹن نیاگرا ریجن اور ریڈیو احمدیہ و دیگر پروگراموں کی میزبانی میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

(6) مکرمہ شازیہ منان صاحبہ
اہلیہ مکرم عبد الرحمٰن صاحب
(دار الرحمت شرقی حلقہ بشیر ربوہ)

8/دسمبر 2024ء کو 52 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کے پڑنانا حضرت لیکڑھ خان صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ جبکہ مرحومہ کے دادا مکرم غلام محمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ مرحومہ جماعتی کاموں میں بہت شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ کافی عرصہ مقامی سطح پر لجنہ کی سیکرٹری وقف جدید اور سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نماز اور روزہ کی پابندی کرتیں۔ روزانہ خوش الحانی سے تلاوت کرتی تھیں۔ خود بھی خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق رکھا اور بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ سب سے خوش خلقی سے پیش آتیں اور مہمان نوازی ان کا خاص وصف تھا۔ پسماندگان میں تین بیٹے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

✿✿✿✿

’’انشاء اللہ اذان ہوگی اور خوب ہوگی‘‘

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(شیراز احمد منگلی مبلغ سلسلہ ضلع گیا/ پٹنا صوبہ بہار)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ۔

(آل عمران: 140)

یعنی اگر تم مومن ہو تو تم ہی غالب ہو گے۔

نیز فرماتا ہے:

اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

(المجادلہ 23)

یعنی اللہ کے لشکر ہی غالب آتے ہیں۔

یہ قرآنی آیات ان لشکروں کی کامیابی کیلئے نازل ہوئی جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے منسلک ہوں انکے ہر کام خدا کیلئے ہوں انکا مطمع نظر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہو اسی تسلسل میں آج ایک مضمون قارئین کی نظر کرنا چاہتا ہوں جو ہندوستان کے ایک صوبہ ہریانہ سے متعلق ہے جو کہ قادیان سے 384 کلومیٹر جنوب کی طرف واقع ہے۔ صوبہ ہریانہ کی پیدائش عملاً سن 1966ء کی ہے جب اس صوبہ کو پنجاب سے الگ کیا گیا اس سے پہلے یہ صوبہ بھی پنجاب میں ہی شامل تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کے دعوے کی آواز ابتداء میں ہی اس خطہ میں پہنچ گئی تھی اور بہت سی نیک روحیں اس خطہ سے آپ علیہ السلام کی بیعت میں آئیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش تو سرساوہ ضلع سہارنپور میں ہوئی مگر آپ علیہ السلام کی بیعت سے پہلے آپ کا دار العمل یہ خطہ ہی رہا اور ہانسی ضلع حصار میں آپ نے اپنا مرکز بنایا اور ہزاروں مریدین نے ہانسی، جیند، دادری وغیرہ سے آپ کی بیعت کی مگر جب حضرت پیر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق کو پہچان گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی تو آپ نے پیری مریدی والا سلسلہ ترک کر دیا اور اپنے تمام مریدوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی اطلاع دی اور تمام مریدوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونے کی تبلیغ بھی کی اسی تسلسل میں ایک واقعہ آپ نے اپنی کتاب تذکرۃ المہدی (سفر نامہ) میں درج کیا ہے جو کہ اس مضمون کا مغز ہے اور جو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نشان ہے جو آج ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ: (جن ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دہلی میں مقیم تھے۔ ناقل) جس وقت حضرت اقدس علیہ السلام نے (دہلی سے۔ ناقل) قادیان شریف جانے کی تیاری کی اور نماز عشاء کی پڑھنے لگے تو ابھی ہم نے نیت نہیں باندھی تھی کہ حاجی حکیم اللہ بندہ جیند سے آ گئے اور وہ نماز میں شامل ہو گئے بعد سلام کے کہا کہ آج مجھے تین روز دہلی آئے ہوئے ہو گئے مجھے یہاں آنے کا موقع نہ ملا اور نہ لوگوں نے آنے دیا اور کہا کہ وہ تو کافر ہے تو بھی کافر ہوگا آج اتفاق سے میں نے آپ (حضرت پیر صاحب۔ ناقل) کو دیکھ لیا تو میں دوڑ کر آ گیا مجھے حضرت اقدس علیہ السلام سے بیعت کرا دو میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت یہ حاجی حکیم اللہ بندہ 60 کوس جیند سے آیا ہے اور لوگوں نے آنے نہ دیا یہ میرا واقف کار ہے اس کے بیوی اور بچے مجھ سے مرید ہیں لیکن یہ اور شخص سے مرید تھا اب آپ سے بیعت کرنی چاہتا ہے آپ نے فرمایا اب تو ہم چلتے ہیں پھر میں نے عرض کیا کہ چلتے بھی دیر لگے گی آپ ان کو بیعت ہی کر لیجئے اور یہ وہی شخص حکیم اللہ بندہ حاجی ہے جس کا ذکر یوسف علی مرحوم کے ذکر کے ساتھ آ چکا ہے حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا اچھا بلاؤ میں نے کہا کہ حکیم صاحب آؤ اور بیعت کرو۔ حکیم جی آئے اور حضرت اقدس علیہ السلام نے ہاتھ بڑھایا تو حاجی حکیم اللہ بندہ نے ہاتھ نہ بڑھایا اور عرض کیا کہ حضرت پہلے میری عرض سن لیں فرمایا کہو عرض کیا کہ شہر جیند سکھوں کی ریاست اور ملک ہے وہاں کئی صدیوں سے اذان نہیں ہوتی اور جو کوئی اذان اتفاق سے کہہ دے تو 25 روپیہ جرمانہ ہوتا ہے آپ یہ دعا کریں کہ وہاں اذان ہونے لگے یہ آپ کا بڑا بھاری نشان ہے، تب تو میں بیعت کر لوں ورنہ نہیں سبحان اللہ وہ کیا وقت مبارک تھا فرمایا کہ **انشاء اللہ تعالیٰ اذان ہوگی اور خوب ہوگی** آؤ بیعت کر لو حاجی صاحب نے ہاتھ بڑھا کر اور ہاتھ دے کر بیعت کی اور بہت رویا اور کہنے لگا کہ مجھ سے گستاخی تو ہوئی لیکن دین کے کام میں اس نفس کا اس میں کوئی دخل نہ تھا۔ خدا کی قدرت کے قربان! خدا جانے آپ نے کس درد سے یا الہام و وحی سے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے چند سال کے بعد ریل جاری کرائی اور ریل والے اذان کہنے لگے اور اب خود رئیس نے عام اجازت دے دی کہ مسلمان کھلم کھلا اذان مسجدوں میں کہیں کوئی روک ٹوک نہیں اس پر ہندو اور برہمنوں نے غل مچایا کہ یہ پوتر (پاک) اور دھرم دھرتی (مذہبی زمین) ہے اس میں کبھی اذان ہوئی ہی نہیں آپ کیوں اجازت دیتے ہیں مگر رئیس نے ان کا کہنا نہ مانا اور عام اجازت اذان کی دے دی سودے دی بلکہ دفتر میں بھی لکھا گیا۔

(تذکرۃ المہدی ص 260)

پس اُس دور میں عین آپ علیہ السلام کی دعا کے مطابق اذان تو شروع ہو گئی اور اگر آج کے دور کی بات کریں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے کی زبان سے جو الفاظ نکالے تھے اس کو ہر اعتبار سے پورا کر کے دکھایا۔ دور خلافت رابعہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ ہریانہ میں بہت کام ہوا۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کی نگرانی میں مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب اور آپ کی زیر نگرانی کام کرنے والے مبلغین و معلمین نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں بہت محنت سے حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام اس علاقہ میں پھیلانا شروع کیا اُس وقت ہریانہ میں چند ایک جماعت قائم تھی مگر خدا نے اپنے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کو پورا کرنے کے لیے صوبہ ہریانہ میں غیر معمولی حالات پیدا فرما دیئے اور چند سالوں میں صوبہ ہریانہ میں 50 سے زائد جماعتیں قائم ہو گئیں۔ حضرت حاجی حکیم اللہ بندہ صاحب جنہوں نے جیند سے آکر بیعت کی تھی اور جیند کیلئے خاص دعا کی درخواست کی تھی کہ وہاں اذان ہو، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو 1200 گز زمین بالکل شہر جیند کے درمیان خریدنے کی توفیق ملی اور جب یہ زمین خریدی گئی اور اس میں جماعت نے کوشش کی کہ ایک مسجد کی تعمیر کی جائے تو اس وقت شدید مخالفت بعض ہندو تنظیموں کی طرف سے اور مسلم تنظیموں کی طرف سے بھی ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے جیسے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں اس خطہ میں شدید مخالفت کے باوجود اذان شروع کروائی اسی دعا کی برکت سے دوبارہ شدید ترین مخالفت کے باوجود اس زمین میں شاندار مسجد کی تعمیر ہوئی۔ مسجد کی تعمیر کے بعد مرکز کی طرف سے سب سے پہلے مکرم مولوی طاہر احمد طارق صاحب کو بطور مبلغ اور صوبہ انچارج کی حیثیت سے جماعت نے متعین کیا اور پھر جس طرح سے اس مشن ہاؤس کو اس مسجد کو اللہ نے آباد کیا وہ اپنے آپ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہے خاکسار کو بطور مبلغ اس جماعت میں 2021 تا مئی 2025ء رہنے کی توفیق ملی اور خاکسار نے مشاہدہ کیا کہ پورے صوبہ میں ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو خوب نوازا ہے مالی قربانی کے اعتبار سے یہ چھوٹی سی جماعت سب سے آگے ہے۔ اس جماعت میں 50 فیصد احمدی نظام وصیت میں شامل ہیں اور اس جماعت کے سیاسی روابط بھی بہت مضبوط ہیں۔ یہ سب صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ نشانات ہیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے کیا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور یہ وعدہ بہر حال پورا ہونا ہے اور ہو رہا ہے۔

✿✿✿✿

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 12361: میں رخسانہ خاتون زوجہ مکرم شیخ امان اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت: 1995ء ساکن: جماعت پھلوریہ ضلع پرسہ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 5 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 10 گرام حق مہر -/5,100 نیپالی کرنسی ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/800 روپے نیپالی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : رحمت اللہ احمد الامۃ : رخسانہ خاتون گواہ : متین الرحمٰن

مسل نمبر 12362: میں زلیخہ خاتون زوجہ مکرم شیخ عین الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 28 جنوری 1989ء تاریخ بیعت: 2006ء ساکن: پھلوریہ ضلع پرسہ، نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: یکم جولائی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: انگوٹھی 50 گرام۔ حق مہر -/8,000 نیپالی کرنسی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/8,400 نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ہاشم احمد الامۃ : زلیخہ خاتون گواہ : متین الرحمٰن

مسل نمبر 12363: میں شیخ عین الحق ولد مکرم شیخ منظور عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش: 23 فروری 1987ء تاریخ بیعت: 1996ء ساکن: جماعت پھلوریہ پرسہ، نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: یکم جولائی 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/35,000 نیپالی کرنسی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ہاشم احمد العبد : شیخ عین الحق گواہ : متین الرحمٰن

مسل نمبر 12364: میں ریحانہ پروین سی کے زوجہ مکرم مبشر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 18 فروری 1994ء پیدائشی احمدی ساکن: احمدیہ مسلم جماعت پتھہ پیرم کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جون 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد انگوٹھی 0.990 گرام، ایک عدد بریسلٹ 4 گرام، ایک عدد چین 7 گرام، ایک عدد چین 16 گرام (جو کہ حق مہر میں دی ہے) کان کی بالیاں 2 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ہدایت اللہ خان ایم کے الامۃ : ریحانہ پروین سی کے گواہ : مبشر احمد کے

مسل نمبر 12365: میں سندیپ خان ولد مکرم ہوشیارہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش: 4 فروری 1992ء تاریخ بیعت: 2004ء ساکن: گھرائے تحصیل ہانسی ضلع حصار ہریانہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اپریل 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/24,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس

اعلان نکاح: از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 05/جولائی 2025ء بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 05 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1)	مکرمہ ماہ نور مبارکہ احمد صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم ڈاکٹر احمد ناصر الدین زکریا صاحب (آسٹریلیا) ہمراہ مکرم سید یوسف احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب (یوکے)
(2)	مکرمہ کاشفہ قمر صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم محمد ساجد قمر صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم ڈاکٹر مصور احمد ثمر صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم منور احمد طاہر صاحب (یوکے)
(3)	مکرمہ بارعہ شفیق خان صاحبہ بنت مکرم شفیق احمد خان صاحب (کینیڈا) ہمراہ مکرم معین احمد صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم وسیم احمد شاہد صاحب (کینیڈا)
(4)	مکرمہ دل آویز صاحبہ بنت مکرم محمد امین شاہد صاحب مرحوم (یوکے) ہمراہ مکرم محمد فراز احمد ناصر صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم محمد اسحاق ناصر صاحب (کارکن دفتر جلسہ سالانہ یوکے)
(5)	مکرمہ صبا داؤد صاحبہ بنت مکرم عاصم احمد داؤد صاحب (جرمنی) ہمراہ مکرم لقمان احمد واڑائچ صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم شاہد نصیر وڑائچ صاحب (جرمنی)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

☆......☆......☆

کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : علی شیر العبد : سندیپ خان گواہ : طاہر احمد خان

مسل نمبر 12366: میں فرحان احمد ولد مکرم سلیمان خان کاٹھات صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ ملازمت تاریخ پیدائش 24 اگست 2003ء پیدائشی احمدی ساکن: 84 شماڑا کانپورا پوسٹ چتاڑ تحصیل رائے پور ضلع بیاور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 11 جنوری 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سلیمان کاٹھات العبد : فرحان احمد گواہ : عطاء اللہ کاٹھات

مسل نمبر 12367: میں روشن جہاں زوجہ مکرم نبی محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1990ء پیدائشی احمدی ساکن: جنتا نگر مکان نمبر 74 حسن پورہ روڈ جماعت احمدیہ جے پور راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 25 مئی 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: (1) ایک گلے کا ہار، جھمکی، جھومر، ٹیکہ، ناک کی نتھنی، کان کی بالی، گلے کی پینڈل، نوز پن، ایک عدد انگوٹھی (تمام زیورات تقریباً 3 تولہ 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 150 گرام۔ حق مہر: -/51,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عارف احمد خان الامۃ : روشن بیگم گواہ : محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 12368: میں حسینہ بیگم زوجہ مکرم نوشاہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال، تاریخ بیعت 1990ء ساکن: محلہ دار الحمد قادیان گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 30 جون 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3.044 گرام، زیور نقرئی: پائل 19 گرام۔ حق مہر: -/1,100 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : منور احمد ناصر الامۃ : حسینہ بیگم گواہ : وثیق احمد

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 74 Thursday 14 August - 2025 Issue. 33

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

مکہ کے شدید مخالفین کا قبول اسلام اور آنحضرت ﷺ کے عفو و درگزر کے دلسوز و دلگداز واقعات کا نہایت ایمان افروز تذکرہ

مکرم چودھری عبدالغفور صاحب ابن چودھری غلام قادر صاحب جام شورو حیدرآباد اور مکرم محمد علی صاحب کرتارپور فیصل آباد کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 اگست 2025ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا : جلسہ سے پہلے فتح مکہ کے واقعات کا ذکر ہو رہا تھا۔ مَیں نے بعض شدید مخالفین کے قبولِ اسلام کا ذکر کیا تھا۔ کچھ اور مخالفین کے قبول اسلام کا ذکر کرونگا۔

وحشی بن حرب نے جنگ اُحد میں حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا اور فتح مکہ کے بعد یہ طائف بھاگ گیا، جب اہلِ طائف نے اسلام قبول کیا تو یہ آیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔ وحشی جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کیا تم وحشی ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تم نے حمزہ کو قتل کیا تھا؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے لئے ممکن ہے کہ تم اپنا چہرہ مجھ سے چھپالو۔ وحشی کا اپنا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے اور مسیلمہ کذاب نے بغاوت کی، میں نے کہا کہ میں مسیلمہ کی طرف ضرور نکلوں گا تا کہ میں اُسے قتل کروں تا کہ اس کے ذریعہ حضرت حمزہ کا بدلہ ادا کرسکوں۔ وحشی کہتے ہیں کہ میں نے جب مسیلمہ کو دیکھا تو اپنی برچھی کھینچ کر اس پر ماری اور اسے اس کی چھاتیوں کے درمیان مارا یہاں تک کہ وہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان سے نکل گئی۔ انصار میں سے ایک شخص مسیلمہ کی طرف لپکا اور اس کی کھوپڑی پر تلوار کی ضرب لگائی۔ اس طرح وہ قتل کیا گیا۔

اسی طرح عمرو بن ہاشم کی لونڈی سارہ بھی تھی جو مغنیہ تھی۔ فتح مکہ سے قبل اس نے رسول اللہ ﷺ سے امداد کی درخواست کی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے گیتوں کو کیا ہوا؟ اس پر اس نے کہا کہ غزوہ بدر میں سردارانِ قریش کے مارے جانے کے بعد سے اہلِ مکہ نے گانے سننے بند کردیے ہیں، اس پر آنحضرت ﷺ نے اسے ایک اونٹ غلہ عطا فرمایا، مگر یہ اسلام مخالف ہجو یہ گیت گانے سے باز نہ آئی، یہ وہی عورت تھی جس کے پاس حضرت حاطب کا خط ملا تھا۔ اس نے اسلام قبول کیا اور حضرت عمرؓ کی خلافت تک زندہ رہی۔

حارث بن ہشام مکہ کا ایک ہردلعزیز رئیس تھا، ابوجہل کا باپ کی طرف سے بھائی تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بہن اس کی بیوی تھی۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ اور عبداللہ بن ابی ربیعہ حضرت ام ہانیؓ کے گھر داخل ہوگئے۔ حضرت ام ہانی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ انہیں مَیں نے پناہ دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے پناہ دی۔ چند روز بعد یہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ حارث! تم جیسا انسان کیسے اسلام سے دُور رہ سکتا تھا۔ حارث نے جواب دیا بخدا! اسلام سے دُور رہنا ممکن نہ تھا۔

اسی طرح سہیل بن عمرو کا قبول اسلام ہے یہ بھی مکہ کا رئیس تھا اور یہ وہی تھا جو معاہدہ حدیبیہ کرنے کے لئے قریش کی طرف سے بطور نمائندہ آیا تھا۔ سہیل بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور غلبہ پالیا تو میں اپنے گھر میں بند ہوگیا۔ میں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تا کہ وہ محمد ﷺ سے میرے لئے پناہ طلب کرے۔ مجھے ڈر تھا کہ کہیں مجھے قتل نہ کردیا جائے۔ حضرت عبداللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ میرے والد آپؐ سے امان طلب کر رہے ہیں۔ اہالیان مکہ کو تو عام معافی دی جا چکی تھی دراصل یہ اتنے شدید مخالف رہ چکے تھے کہ انہیں تسلی نہیں ہوتی تھی اور سوچ ہی نہیں سکتے تھے کہ وہ امان میں رہیں گے، انہیں ڈر تھا کہ ان سے انتقام لیا جائے گا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے بیٹے کو پھر دوبارہ آنحضرت ﷺ کی خدمت بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے وہ اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ امن میں ہے وہ سامنے آئے۔ یعنی آزادانہ باہر گھوما پھرا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گرد بیٹھے ہوئے صحابہ سے فرمایا تم میں سے جو سہیل سے ملے تو اسے تیز نظروں سے نہ دیکھے۔ سہیل جیسا صاحب عقل وشرف زیادہ دیر اسلام سے دور نہیں رہ سکتا۔ اس نے دیکھ لیا ہے کہ جس امر میں وہ تھا وہ اس کے لئے نفع بخش نہیں ہے۔ یعنی کفر کی حالت جو ہے۔ حضرت عبداللہ اپنے باپ کے پاس گئے اور اسے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے بارے میں بتایا تو سہیل نے کہا بخدا آپ بچپن میں بھی احسان کرنے والے تھے اور اس عمر میں بھی احسان کرنے والے ہیں۔ غزوہ حنین میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ مشرک ہونے کی حالت میں شامل ہوئے لیکن پھر غزوہ حنین سے واپسی پر اسلام قبول کرلیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان میں حیرت انگیز روحانی انقلاب پیدا ہوا۔ فتح مکہ کے بعد سردارانِ قریش میں سے اسلام قبول کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ نماز روزے کے پابند اور صدقہ دینے میں سہیل سے بڑھ کر اور کوئی نہ تھا۔ کثرت سے گریہ و بکا کرنے والے تھے۔ قرآن پڑھتے وقت اکثر رویا کرتے تھے۔

پھر ابولہب کے بیٹے عتبہ اور مُعَتِّبْ کا قبول اسلام ہے۔ فتح مکہ کے دن آنحضرت ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہارے بھتیجے عتبہ اور مُعَتِّب کہاں ہیں؟ انہیں میرے پاس لے کر آؤ۔ حضرت عباس سوار ہو کر وادئ عُرَنَہ گئے جو عرفات کے قریب ایک وادی ہے اور انہیں لے آئے۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ خوشی آپؐ کے چہرے پر دیکھی جا سکتی تھی۔ حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ کے چہرے پر خوشی کے اثرات دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا میں نے اپنے چچا کے دو بیٹوں کو اپنے ربّ سے مانگا تھا تو اس نے مجھے یہ عنایت کردیئے۔

پھر صفوان بن امیہ کا قبول اسلام ہے۔ صفوان بن امیہ مکہ کے رئیس امیہ بن خلف کا بیٹا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں قریش کے اشراف میں سے تھا اور قریش کے سب سے فصیح البیان لوگوں میں سے ایک تھا اور اسلام کا سخت دشمن تھا۔ اس نے نبی کریم ﷺ کے قتل کی سازش بھی کی تھی اور عمیر بن وہب کو اس کام کے کے لئے تیار کیا تھا۔ ہر چند کہ اس کے قتل کا حکم نہیں تھا لیکن یہ خود قتل کے ڈر سے مکہ سے بھاگ گیا تھا۔ عمیر بن وہب جو صفوان کا دوست تھا اور صفوان کے کہنے پر آنحضرت ﷺ کو قتل کرنے مدینہ گیا تھا، اور اسلام قبول کرچکا تھا، صفوان کے اسلام لانے کا بہت آرزومند تھا۔ حضرت عمیر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صفوان میری قوم کا سردار ہے۔ وہ آپ کے خوف سے بھاگ گیا ہے آپ اسے امان عطا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا اسے امان ہے۔ عمیر نے درخواست کی کہ مجھے اپنی کوئی نشانی عطا فرمائیں جو میں اسے آپ کی طرف سے امان کے طور پر دکھا سکوں۔ آپؐ نے اپنا عمامہ عنایت فرمایا۔ حضرت عمیر صفوان کو لیکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ صفوان نے کہا مجھے دو ماہ کی مہلت دیں۔ آپؐ نے فرمایا چار مہینے دیئے جاتے ہیں۔ جب آپ ہوازن تشریف لے گئے اور غزوہ طائف اور حنین کے بعد مال غنیمت تقسیم فرمایا تو آپ نے صفوان کو دیکھا وہ اس گھاٹی کو دیکھ رہے تھے جو بھیڑ بکریوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہ لگاتار انہیں دیکھ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صفوان کو دیکھ رہے تھے کہ وہ گھاٹی کو دیکھ رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا اس گھاٹی نے تمہیں تعجب میں ڈال دیا ہے؟ صفوان نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ گھاٹی اور اس میں جو کچھ ہے سب کچھ تمہارا ہے۔ لے جاؤ اسے۔ صفوان نے ان کے سارے اموال پر قبضہ کرلیا اور کہا جس عمدہ طریقے پر نبی کا نفس سخاوت کرتا ہے اس طرح کوئی بھی نہیں کرسکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور اسی جگہ اسلام قبول کرلیا۔

فتح مکہ کے بعد نبی اکرم ﷺ نے مختلف مقامات کی طرف دستے بھیجے۔ بنیادی طور پر یہ جنگ وقتال کے لئے نہیں تھے۔ ان کا مقصد اسلام کا پیغام پہنچانا تھا اور بعض جگہوں پر نصب کئے ہوئے بتوں کو گرانا تھا جو توحید پر ایمان لانے میں ایک روک تھی جس کا فرضی اور مصنوعی خوف لوگوں کے دلوں میں سمایا ہوا تھا اور ان کا یہ تصور خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لانے میں روک بنا ہوا تھا۔ اہل عرب کی اکثریت کے دلوں میں تین بتوں یا دیویوں کی بہت عظمت تھی۔ ان کے نام یہ ہیں لات منات اور عزیٰ۔ لات دیوی طائف میں تھی۔ منات یہ عربوں کا قدیم ترین بت تھا یہ سمندر کے کنارے قُدَیْد میں مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا۔ عزیٰ یہ قریش کا سب سے بڑا بت تھا جو نخلہ کے قریب نصب تھا۔ ان کے انہدام سے لوگوں کے دلوں میں ان کا جھوٹا خوف اور رعب جاتا رہا اور ان کو یقین ہونے لگا کہ اس خدائے واحد و یگانہ کا تصور ہی صحیح ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔

خطبہ جمعہ کے آکر پر حضور انور نے مکرم چودھری عبدالغفور صاحب ابن چودھری غلام قادر صاحب جام شورو حیدرآباد اور مکرم محمد علی صاحب کرتارپور فیصل آباد کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ہر دو مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا فرمائی۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad